

# سایپون حمیٹا \* ابن صحف





پر مل کیا تھا۔

"اب اسے اپنے ماخو سے ڈال پھینک دو۔ اپنی نے

مگر وہ سانپ اس کی طرف پڑھاتے ہوئے رہا۔

چند مری ڈال کھلاہت میں پھیپھی بٹ کر رہا۔

"ڈال کتابے صاحب نے ڈال پھینک کی تھی"

"غیر خیر۔" اپنی نے سانپ کا لایک لافت دالتے

ہوئے تھا۔ یعنی اسے بھیسا یاد رکھنا کہ تم یہ حد زبر میلے ہو۔

تمارے سے شکن کا ایک قطہ کی بیک جاندار کوکن بھرمیں موت

کے حکماں نہ رکھتا ہے یعنی اسوس کر میں صرف سانپوں کا

حلاج بھک۔ تمہاری کوئی مدد نہیں رکھتا۔"

"صلح۔ صاحب۔ یہیں پھر ڈال پھینک کی ڈال رہا۔ ہر جگہ"

"ڈالیوں تھے کہا۔"

"کچھ میں نہ ہوگا۔ یہ زندہ رہیں گے۔ وہیں اگر تم ڈالہے

ہوتا میری کی ایک کاہد پڑھاتے ہو۔ رات وہیں گز اتنا۔"

"آپ کہاں رہتے ہیں؟"

"ریلوے اسٹیشن کے قریب۔ یہاں سے صرف یہ ک

میل کے فاصلے پر۔ میری کاڑی اور حکمی ہے میری دامت

میں بھی مناسب ہو گا۔ انہیں اپنے ساتھ جائاؤں۔"

"چلے جاؤ جو بھر دی۔" ڈالیوں نے کہا۔ "صحیح ولی کاڑی

سے واپس چلتے آتا۔"

"اچھا۔ گھر صاحب کو ہی تکلیف ہوگی۔" چند بدی نے

جھٹ اڑا کیا۔

"تمہارے کوئی تکلیف نہیں ہے کہا۔" ڈالیوں نے

بے تکلفی سے چلے۔ بہت سے لوگ ہنچ گھر بھٹ کی دوہرے

مزحاتی ہیں۔ ہر سانپ نہ ہر لامبیں ہوتا۔"

"تل۔ لیکن۔ میڑا ہرہ۔"

"اس کی تباہی ہو جائے گی۔ تم غلڑ کرو۔

انجھرا پھٹک لے کاہدا۔ ڈالیوں نے چند بدی کو اچھی کی

کاڑی تک پھٹکنے میں مدد دی۔

"چند بدی۔" آس نے رخصت ہوتے وقت کہا۔

"صاحب بہت اپنے آدمی مسلم ہوتے ہیں۔ پیش کوئی تکلیف

نہ ہوگی۔"

5

کپیش حیدر نے فون پر کسی کے بندوق اٹلی کیے اور ساڑو قو  
پیش میں کئے تھے اس طرح حیرت کر سیور کر میل پر رکھ دیا۔ آدھے

کی ماں بھی ترکی۔ یہر وہن کی بہن خوب ترکی کی۔ یہر وہن  
کی بہن بھی تباہی سے کی میماری۔ ان سب کارداروں کے لیے  
تم کی انتخاب کرتا۔

"بھیں بیٹا۔ جھیش میں می مارا جاتا ہوں۔ اپنی اسی کی  
تیسی میں جاتے۔ میں تو اپنی چیلائیم کے ساتھ قراپ سرخ  
وک قرول غار۔ اس میں بھی تو لونڈیوں سے ملاقات ہوتی تھی  
بے ہے۔۔۔ خلک دیکھ کے گا جتاب کی۔ چیلائیم کے  
ساتھ لونڈیاں دیکھنے کے۔"

"ماں۔ ماں۔ دیکھنے کے۔ جھٹے بھرتے بھر کو۔"  
"اچھا۔۔۔" حیدر نے کہا اور بھی جیسا کہ اسی میں جاتا۔  
یکس اسی ایکن بھی اسٹارٹ کر کیا جاتا اسکا ایک بھی سیاہ  
گاڑی کی پکڑنے میں دغل بھری اور سیدھی بھر کی وجہ میں جاتا۔  
قائم پر بوج کے قریب تھی جس کا تھا اور سیدھا کاری سے چھاتی میں  
اٹھ کی تھیں لکھن اسی مسلم ہوتا تھا جسے گاڑی کی کیا سے  
جسی جی ٹکڑے تو سے پیسے اڑتی ہوں۔

حیدر نے گاڑی اسٹارٹ کی اور سیدھا پر بوج کی طرف  
چلتا چلا۔

"لو۔ دیکھ دیا۔" قاسم غصے لیجے میں دھڑا ایک بھے  
زندہ رہنے دوئے یا نہیں۔"

"لیکوں بندوں کے اس کی بھی دہڑی یا تھیں اس  
حرکت کا مطلب بتانا پڑے گا۔"

"کیا تھے؟" حیدر کاڑی سے اترتا ہوا میلا۔

"قصہ ان کے والد صاحب کے کان میں بھونک  
رہا تھا۔ سالے بیٹا۔ قام جلے کئے بھیجے میں بولا۔

"یہ شاہست سرچاکا ہے کہ جارے ہی فون سے کالیں  
ہوئی بھی خیس۔ اس کی بھی غفرانی۔"

"یہیں کھر پر بھی خیا اور دیگر بھاں سے انتخاب کر  
رہا تھا۔ قاسم تھے جس کو گھوٹا کر کیا۔

وہ تھر آٹو فلوں سے حیدر کی طرف رکھنے لگی۔

"یہ کتنے بڑے ہیں ہے۔" حیدر قام کو فیٹ اپ کے بولا۔

"تم بھی بھن اسیے ادا دے رہے ہو کر بھی تباہی طرف رکھ کرے  
کر رہا تھا۔ لخت ہے الگ بھی تباہی طرف رکھ کرے

جھکوں گئی۔"

"آپ کہاں تھے؟" قاسم کی بھی نہ پڑھا۔

"اگری بات بے ترکیں والپس جا رہا ہوں۔" حیدر نے  
سچھنگ کر رکھ لیے ہیں کہا۔

"نہیں۔ قی جا درود ہے۔" بھیش کے لیے بھیں دُریہ  
وال دوار و سری ہاں کا تھے رہوں۔

"اے۔ کیم پھر پر اور اس کا تھے پھر رکھتے ہوں۔" حیدر  
نے بھیں دکھنے کیا۔

"تو پھر قون میں آتے۔" بھر جال حیدر نے اپنے سپاہ  
کے پڑھے ہوئے ہیں؛

"اوہ۔ اب بھی۔ تو شیخوں کے جھکے کا کافی ایک تھا۔"  
"میٹھے کا اندھی تھا۔" کہتا ہوا قاسم اپنے بھر گیا۔

"اچھی بات ہے۔ میں جا رہوں۔"

"کم تھیں جا سکتے۔ تیرپتی تھی جسے عطا تھا کم پیش پڑا۔  
میں کہا۔"

"واتھی تھا رام دعائی جل کیے۔"

"پھر دھنما تھا جا۔" یا تھا۔"

"کچھ بھی غلط فہمی بھی ہو جاتی ہے۔" ہو سکتا ہے کہی اور  
کہنے والا تھا کہ حیدر کو دیکھ کر میٹھا کا گھلارہ کیا۔

"کیا قصد ہے؟" اس نے ان کے قریب بھیج کر کہا۔

"تم پہاں کب سے ہو؟" قاسم نے اسے کھو  
ہوئے آٹا سمال جو دیا۔

"بہت دیر سے تھا۔" میٹھا انتظار کر رہا ہوں۔ تباہی

ستھنی تشریف تھیں رکھتے ہوئے۔" قاسم نے آئیں کافی اس  
وہ کھڑک اپنے ایک کھڑک کے ساتھ پڑھاتے ہوئے ہے کہا۔" دوسرا میٹھا

پر فون کاٹ دیا جاتے کہا۔"

"بات کیا ہے؟" حیدر نے ترم بھیجے ہیں پر جھا۔

"جسی فرمائی تھیں فون پر تھیں تھیں تھیں ہے۔" ہو سکتا ہے کہ

"دیکھو۔ میں قہتا ہوں۔" مجھے غصت نہ دلاؤ۔"

"میٹھوں صاحب؟" آپ بھی کچھ بتائیں۔" حیدر نے  
آپ کو مٹا لی۔

"آپ بھی سے پوچھ لیجیے۔" کہتا ہوا آپ سرپاٹا۔"

کی طرف پڑھ کیا۔

قاسم حیدر نے اس اور میٹھے کے ساتھ مکھوتا را

چھے مار دی۔

محض میں دوسرا بار اس نے یہ حرکت کی تھی اور سے فرن تا  
کا تھا۔ قم مگر پر موجود نہیں تھا۔ اس کی بھی بھی تھیں کیا۔

حیدر نے میٹھا میٹھا سے کہا تھا کہ میٹھا اس کا تھا۔

کہنا چاہتا ہے۔ اس نہیں بھکایا اس اس کی تھیں کی تھیں ہو سکتا تھا۔" حیدر نے

کے لیے ہے۔ میٹھی تھا تھیں کوہا کہ میٹھا کی غرض سے یا تھیں سے  
ڈال تھا۔ اس نے اپنے سپاہ کے ساتھ بھر گئے تھے۔

کے بعد کسی نامعلوم آدمی کے میٹھا میٹھا کے تھے اور دیگر سپاہ

سے بھوکھتا رہا۔ پھر اس پر کوئی تھا۔ اس کوئی تھا۔

ایک آئیں سا قدمی سا تھا۔ سچھنے اور کچھ میٹھیں ایسا تھا۔

میٹھا سیاہ کیا۔" میٹھا سیاہ کیا۔

"ڈال کتابے صاحب کے قریب پڑھاتے ہوئے ہے کہا۔"

"آپ کہاں رہتے ہیں؟"

"ریلوے اسٹیشن کے قریب۔" یہاں سے صرف یہ ک

میل کے فاصلے پر۔ میری کاڑی اور حکمی ہے میری دامت

میں بھی مناسب ہو گا۔ انہیں اپنے ساتھ جاؤں۔"

"چلے جاؤ جو بھر دی۔" ڈالیوں نے کہا۔ "صحیح ولی کاڑی

سے واپس چلتے آتا۔"

"اچھا۔ گھر صاحب کو ہی تکلیف ہوگی۔" چند بدی نے

جھٹ اڑا کیا۔

"اس کی تباہی ہو جائے گی۔ تم غلڑ کرو۔

انجھرا پھٹک لے کاہدا۔ ڈالیوں نے چند بدی کو اچھی کی

کاڑی تک پھٹکنے میں مدد دی۔

"چند بدی۔" آس نے رخصت ہوتے وقت کہا۔

"صاحب بہت اپنے آدمی مسلم ہوتے ہیں۔ پیش کوئی تکلیف

نہ ہوگی۔"

آج سچ جب سی اکتوبر تک توئین نے ایسا مدرس کیا کہ بیسے  
چھ ماہ سے بیمار پڑا۔ اگلی زبان ہالٹ سے پھر آتے تھے: "شکری طرح پیسے؟" فرمی دی تھے سخاں کی۔

”اس کے ایک توہی نے ٹرین پر سوار کارا دیا تھا۔ اس سے پورا اسرا تردد مقدمہ کیوں نہ پہل سکھا۔ شاید مجھ پر یونیٹی طاری ہو گئی تھی۔ دعا ہوا بوشیں لیں آیا تو خود کو اس اپتھال میں یا یا سیری مجھ میں نہیں آتا کرتا۔ میری سس مخت اس طبقے سے لے کر کہا۔“

”خود کرو۔ تھا رستگار پس کاغذ نہیں کر سکتا ہے“  
”اوہ۔ تو کیا چون جو صاحب ایسا جائے کام“  
”بلی۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں۔ فاکر پر خال  
کے کچھ فرمادیں۔“

”لیکن دو دیاتین قبول سے زیادہ خون نہیں نکلا جتا۔“  
چند بدی خستہ ہرگز آمادہ نہ کہا۔  
”مگر۔ تو راپتا بھاڑا اور جملو وغیرہ فرمی تے کہا۔

چھرہ آں کی دعویٰ کلائیں دیکھتا رہا۔  
اُرٹی صاحب۔ یہ بات کچھیں نہیں آئی کہ سانپ کی  
دُوڑی کو کاٹے اور خود میر جائے ہے؟  
”تکریب نہ کرو۔“ دیکھ کیا جائے کامرات کو خداوند کا۔“

پھر فرمی دی کاڑ کے کرسے میں آیا ہے۔  
اپنے اس کی کہانی سنی جانا ڈاکٹر نے پوچھا۔  
میں ہاں سیری خالی ہے کہ اس کے حیثیت سے سانشیک  
لوگوں کی بحث کا لگائے۔

"میں بھی اسی تجھے پر سچا ہوں گل: ڈاکٹر لیلا، میکن اس  
خونت میں کسی قسم کے نیز نر کا سارے نہیں مل سکتا"  
"برداہ کرم خون کے تجھے کی روپورٹ ہیر سے مل کے  
جاتا ہے۔"

فریڈی اپنال سے نکلا تو پاچ نج روئے تھے۔ اس  
کام کو اب گھر کو فریڈی کی جانے نہیں لگا ہوں گی مرت پاریں تھیں۔

بھری ایسا بادی سے کچھ دوڑنے کی آس پر آس نے کافی ایک جگہ  
لکھ اور دوڑنے پر بڑے بائیں جانیں والے خاتمے سے لاہلی  
ت کا سیور رکھا۔

بڑے اس سے دو حصے بیٹھا۔ اس فریبی پول رہا  
ل۔ دیکھو سول اپنال کے ایک حصی مارڈیں میتھرست  
مرتفع پر لڑا نظر دیکھتا ہے کہ اس کے مقابل

"واقعی" گوسری طرف سے آجائے۔  
غایباً حیدر کی آواز گوسری طرف پہچان لی گئی تھی۔  
حیدر نے "واقعی" کا جواب دیئے اپنے فرشتے سروکار رکھ دیا۔

\*  
بیو پر کھے ہجڑے انڈو-تیس میں سے ایک لی گئی  
بیو اور فرمی تھے نائل سے تقریباً بیٹھے بغیر باقاعدہ کاروبار سیدور  
بھاگ لے۔

”انفار میں تحریقی سکس آپ سے مٹا جاتا ہے۔  
دوسری طرف سے آواز آتی۔  
”رُؤْمَ بِنْ رَجَبَ كَرَّاسِهِ مِنْ حَمَادَةٍ قَدِيرِي لِبَلَاءٍ۔

"وہ سول اپنے ایساں میں ہے جیسا کبھی پہنچنے کا تھا"  
 "وون تھرٹی سسکس کے یارے میں تفصیل یہ"  
 "امسے آپ نے اسٹار آئنڈ روسکی بیلائنز کے ساتھ  
 اٹھیک ہے تو یہی بات کا دت کر دیتا۔ اپنے ایساں کے  
 کس مارڈ میں ہے؟"

"ایم جیسی دارڈ میں" ایم جیسی دارڈ میں  
"اچھا، اکبیر قریبی نے سلسلہ منقطع کر دیا۔  
سریل پشاں کے ایم جیسی دارڈ میں بستہ نیز سیاست کا مرتضی

بے سندھ پا احتا۔  
جیونہ دی فریبی نے اس کے سراہنے تک رازم بیج  
اں آہست سے آواز دی۔  
اں نے اچھیں گھریں اور سرسر کام کیا۔ پیشنا جاہا۔

"یعنی رہو: وہ اُس کے سینے پر ہاتھ رکھ جاؤ۔" تھیں  
یا شہزادیاں لکل پسے بڑے تھے ہو۔ پسون ہی تو تم ملے تھے؟"  
بس دندنی تھی۔ نجی گیا کوئی صاحب۔ "مرین نے لگو گیر  
ماڑیں کھا۔"

اور پھر جب دری نے اپنی آہنی شروع کر دی۔  
”ڈراماک میں تھا“ تیریزی نے ایک رات ملے پر اچھا معا  
ہبلا۔ یہ اس آہنی نے تھا کہ ان بڑوں کے جانتے سے منتظر ہی  
جسے ”ڈراماک“ کہا جاتا ہے۔

"چیز تھیں۔ بالکل نہیں۔ مجھے ابھی طرح یاد ہے۔ چند بڑی کہاں اور پچھے خود لئے خاموش رکھو۔ وہ مجھے یعنی گاڑی میں اس سماں تھے میں تھا جہاں رہ نیماں سپنیں کا علاج کرتا ہے۔

ت کے عکس بھیجے گی تاہماں کو نہیں ہوں لا پھر اس نے  
کوئی دو اپنی فتحی۔ اس کے بعد بھی یاد نہیں رکھا مگر اپنے جان

"بیلو، اور جیسٹھا تپ" اُس تے رسیور کر دیا۔  
جیسچھ دیا اور تیرتھی سے باہر کلکھی۔  
قائم ہو، نھول کی طرح حیدر کو دیکھے جارہا تھا۔  
رسیور خالی ہے کاہب وہ کتنا کہیں اور سے پورا نہ  
رہا تھا۔ حیدر نے خفخ لے گئی۔  
"بیان شد کیجے افی؟"  
بہر حال میں جارہا تھا۔ اُس کی بھی نہ آؤں گا۔ حیدر  
تھے کہ اور کام کی صورتی۔ قائم کی جیوڑی اُسے امازیزی دیتی

”تو پیر قوی فقری ہر سنت بے ”قا تم بولدا در خود را دست  
بچو کھرا ہو گیا۔ اتنے میں اس کی بیوی بھی آگئی۔ اس سنت پر  
ایک گلزارم بھی بھاگن کے باختر میں خمارت کے قدر دونوں  
الڑومش تھے۔ فران کی بھتی پھر بھی اور اس بار قاسم نے  
رس. ۱۰۷۸

"او کے سر" دوسری طرف سے آواز آئی اور حسینتے  
کاروباری قوش بلڈنگ کے قاتے میں رکھ دیا وہاں پھر وہ بدنی  
کاروباری قام کی کوئی لطف صور پا جاتا۔  
قاس کی پیروں دراٹاگ روم ہی رس سوچو جو کی اونچام  
کی پوشش کھلانے ایک طرف میٹھا انداز آیا۔ حسینت کی دلپی بیجی

”اب خاموس سے؟“  
”حقیقتاً۔ میں نہیں کچھ سلکار کی بات کیا تھی؟“ حمید نے  
حمد نے فرما گئی انہیں چینخ کے نہیں تو اٹلی کیے اور  
شکایت درج کر کے رسپورٹ رکھ دیا۔ تین پارچے کتابوں کا  
بیٹھ جائیے۔ میں بتاتی ہوں۔ آپا عالیٰ کے فون پر  
ختا اور محروم را رکھ رکھنے سے اپنا عالم کو کسی کو  
لے پڑتے ہیں وہی بندی ہوئی۔

لیے شہر کا ایک پلٹ میں دون بیویوں کا مستحکم بیانی چھڑا۔  
”آخری پڑھزے؟“ قاسم کی بیوی نے پر لٹھریش  
لیے میں کہا۔

کال رکھتا رکھتا کی طرح جیوں کی لگتا تھا۔ انہوں  
مکھسری لائیں پر ایکس چھنج کو مطلع کی تھا پھر شورہ مت کے  
مساندہ درود فون دیکھتے رہیں جس سے کال آرہی تھی۔

”اوہ فدا، رہا، رہا کہا تھا“

”اوہ اس دوڑاں بیہاں میر سے علاوہ اور کوئی  
لے سکتا ہے“  
کر لولہ۔ جو تمہارے آپا جان کے قاتل میں بھونک رہا  
تھا، اب وہی سیرا مختصر جیاث رہا ہے۔“  
”بہر حال اب تک جلا اور کچھی سچاری شکل نہیں

مودت ہے۔ مگر پھر یہ اپنے بھروسے کو پساند  
رومنٹیک اور سیریز آپ انجامات کے کاموں ملائیں کر سکتے ہیں  
کوئی۔ تو قریبی تین قریبی "قائم دعا را۔" زندہ آپ  
ناجوانی کا سالا ہے اور دنہ کھوشی تھی۔  
دھیونگ کا ہے۔ "خوبی جواد۔ سوشی ورق کی ایسی کی تیسی میں ہمارے  
ساتھ فلم نمائشیں غایہ۔"  
فونک کی خوبی پھر بھی۔ قائم اور اس کی پیروی مرفت

”اپنا پھر بجا کیجئے۔ ان کا ہٹھوٹی نہ سمجھئے۔“ قائم لی یونی  
دیکھ کر رہے تھے۔ عین درست رسیدور اٹھا یا۔ دوسرا ہفت سے  
جسے ہی کی آغاز تھی دی مخفی۔  
”یار جو کوئی بھی ہو۔ اب معاف ہی کر دو۔“ اس  
یقینہ کو اور کتنا جانتا تھا کہ قوت کی گھنٹی بچتے تھیں  
جسے اٹھاتے تھے۔



"اے۔ اے۔ قالین پر شکر دیا جوں تھا تے  
ہیں یا نہیں؟"

"سچ و قرئیں پلے آغاۓ" دی اپنی انکھیں نشیلے تک  
ہے دیکھتے تھے بولا۔ تو پھر سوادیوں طرح مسلا:

"آپ کچھ بھی کریں اس وقت گھر سے باہر نہیں جا سکتے"

"اڑا غیر۔ میں تھیں بھی ساختے جاؤں تو"  
اس کا جواب دیتے ہیں ولی خی کر ایک طازم کس کا

گلاغاں کا راقم تمام برمیا تھا۔ باہر جان تربیے ہے جاؤں ہیں دھل بڑا۔

"قون آڑا۔" قام پیاس اسٹنڈ پار بولا۔  
اس کی بیوی نے کارہ طازم سے لے لیا اور باہر

تکلی اُن پر بارہ سے میں جھیل کر اٹا یا۔  
آپ سے بھی خدا ہی کچھ جی بھائی یا اس نے مشیے

بھیجیں کہا۔

"کی چڑا؟"  
آپ نہیں جانتے؟"

"جاشنا ہمروں لیکن قام نہیں جانتا؟  
میں کا نہیں جانتا قام پوچشت سے آواز اُن اور عصید

اس کی طرف لڑے بغیر بولا۔ مجھے غلط بھی بھیجی:

"کچھ بھی بہتر قام کی بیوی نے سنت پھیلے ہیں کہا۔  
آپ نہیں خدا نے کچھ میں تھیں ڈال سکتے

"یہ بیوی والد صاحب ہو گئی ہیں یا قام غرض  
اندر میں بولا۔ آج بھی قیامت ہے:

"خنول باتیں دیجئے؟  
آپ غلط بھی بیوی ہیں۔ سریانی قام کا نہیں لگے گا:

"لگے تو قیمتی سے نہ تو قیمتی سے۔ میں تو فلم  
پر دیوی سر مرد و بیویں غایا:

ربات نہیں جانتا۔ جواب بولا۔  
آچھا تو سیریا کی میں غایا:

"دو چھاتاں اور سی بیوی شور بر کر دیں گی!  
میں خاصوش۔ زبان قرکام دو۔ تم سامے اور شر

دیتے ہو۔  
صالا جھٹرا اور تم چھر کا یوں پر اُتھاۓ۔ کچھ دہن

پہنچے کی بات ہے تم نے کہا تھا اس سالاکی بیجا نے بارہ ان لا  
کھا دو گے۔

"الا قمر۔ بڑی بیج ہر فی۔ اُنیں تسلی ہو کر جیزی اُڑی  
تک جو قمی چھر مرتز۔ چور۔ سر۔ مانے نے تھے تھے مرتز چلتا

ہو گا۔ پھر بھی سے ٹھوک کی پیچکاری قالین پر ماری۔

"میں کچھ نہیں ہاتی۔ آپ گھر سے باہر نہیں جا سکتے؟

"تم قیارہ کو روئی؟" بیجان آپ بھی ہر دن دکھانیں گے:

"اپنی جان دے گوں گی؟  
وہ قس طرح؟"

"جس طرح میرا دل جا ہے کا:  
نہیں۔ میں تباہ کریں۔ اپنی اپنی جان سے قہر ای

طرح تھا رامغیر جو ایسی جس طرح تھا سے یادا کا جاتی ہیں۔  
تھا راقم تمام برمیا تھا۔ باہر جان تربیے ہے جاؤں ہیں:

"غیر در جوان کا نام یا۔"  
اس کی بیوی نے کارہ طازم سے لے لیا اور باہر

تکلی اُن پر بارہ سے میں جھیل کر اٹا یا۔  
آپ سے بھی خدا ہی کچھ جی بھائی یا اس نے مشیے

بھیجیں کہا۔

"یا پر نہیں جا سکتے؟  
کی چڑا؟"

"اچھا تو پھر نہیں بھوکا اپنیں اکٹھا اونڈھیں کو۔"  
مفرود۔ قرئیں سیسیں ختم کر رکھ دیں گی۔ مفرود طاری سے

"وہی غصہ نہ دلار۔ وہی قبرای لوگوں کا:  
جلد ایسے۔ مجھے مختار ہے:

قام سے باہر جاؤ؟  
تم اپنے بھر کر قدم پر اپنے بھر کر قدم میں جالا۔

ابو دھر من پر اپنے اپنے بھر کوست جانی کے بیرونی  
کر رکھا۔ بیلوں میں ... قون ہے؟ میں بھر کوست جانی سے

بات کرنے چاہتا ہوں۔ نہیں ہیں جیچم سی جانیں۔  
چھڑتے زور سے ریسیر کر میں جانے کو گھوڑا گھٹا۔

"توڑا اس توڑا اور عقب سے بیوی کی آواز اُن۔  
قام جھلک جھوڑا جلد خانہ خوشی سے اُنے گھوڑا سارا

چھر زم لجھے ہیں بولا۔ ایق بات جاؤ؟  
وس پر چھے۔ جواب بولا۔

"صرف ایک بات۔ وہی کس ترقیب سے میں  
بیچا چھوڑ دیں؟"

"غیرے نہ دے دیجئے:  
تل کر رکھا جاؤں۔ اُنی کو زہر کیا ڈول نہ ہو دلے

کی انکل کے سینے پر پر اکھوڑا کر بولا۔  
کھی نہیں گئے اسی کا تاریخ ہے:

"الا قمر۔ بڑی بیج ہر فی۔ اُنیں تسلی ہو کر جیزی اُڑی  
تک جو قمی چھر مرتز۔ چور۔ سر۔ مانے نے تھے تھے مرتز چلتا

ہو گا۔ پھر بھی سے ٹھوک کی پیچکاری قالین پر ماری۔

اوہ جیسے پھر مرتزا بولا۔ بیجان آپ بھی ہر دن دکھانیں گے:

"کی کی ورنے پر بھر کی خیتی سے فریدی نے خیتی کے  
سرخ جھلک کے اپ اپ مرا جا بھی ٹھوٹ میں بولتے"

"قدرا غزال کا گلکر جید صاحب۔ ہاں میں جرامیں  
چھوٹ نہیں بولتا سب اتریے گاڑی سے بیرونی خود بدل

کر اسکے نہیں آئتے گی:

"کھواری سے جڑا ہوئے عبی پاک کی طرف لے چلا  
اور پھر دہل پیچ کر جید کی حلاہٹ اپنی آفری صورت پر  
وہ ایک بڑے سے بیختر کے قریب تھے تھے جس میں ایک

لوڑی بندھا۔

"جید اپنی پری ہرثی سینے اسے دیکھتا رہا۔  
یکی جھلک قمی بیرونی صرف اور ملای بھی بر جاتی ہے"

"دو ڈول اپنے سے تکل کر پار کاٹ شید میں آئتے تھے  
اوہ لکھ شہر کی طرف رواز ہو گئی تھی۔

"تمہاری کیفیت ہے کڑا ہوگیا۔

\*  
تمہاری کیفیت ہے کیوں سے تکل کر پار کی کوشش کی تھی۔

میں بولا۔ میلوں میں قام بول رہا ہوں مکھوٹ جھانی۔ تم نے  
ایسی تکل نہیں بتا پا کیسی اکٹھا اونڈھیں بیلانی کر کے ہو۔ بارہ  
ہیکٹ بھی پاٹے بیخ کام نہیں طے گا:

"میں؟" جید پری کو مت بھیج دیں۔

"آج کل اسے چھوڑے کے کھیوں کر رہے ہو؟"

"اپنے بارے میں اسے کامیابی کے پریتی ہے؟"  
بیخ کوڑی دامت پسیں بھی اپنی بیوی تیجھا چھوڑتے والی نہیں تھی۔

"میں کیسا نہ کوتھی بھیج ہوں؟"  
یہ آمدے ہی میں جانیا۔

"تم صوفت کیا اس کرتے ہو۔ میں نہیں کوئی نہ کرتے ہو۔  
والے تو مندیریں چھلانگ کھا دیا کرتے ہیں"

"بیخے افسوس ہے کہیں تھا مندیریں چھلانگ تھیں  
کا سکول ہاگا:

"اسے ماہ جانشیکل تھوڑی  
میں کہتی ہوں اگر اپنے گھر کر جانیں رہ گا۔" بہت دن  
قیام جانشیں ہو گئیں سب میں چلے گے۔

"دریا اپنی جان سے جب چاہیں مقابل ہو جائے:  
اُدھے۔ بیخے دیپسی نہیں۔ خدا نہ ہوا شیخیتی مرحانے

کی کوشش نہ کیجئے:

"چرس پی رکی ہے۔ پھر۔۔۔" قام انکھیں کمال  
کر دیا۔

چید کوڑہ بولا۔ اسی صلحوم ہو رہا تھا جیسے اب وہ خود  
کی اس سرمش پر کھلکھل کر سے احراز کر رہا ہے۔

"اچھا تو تی قوئی مشاہدہ ہے جراحتی کوئی نہیں چلا دیا تھا:

کہا بیان ہی تھا تھا ہے:

"جید صاحب۔ وہ صوفت ملکی شیکھیت سے  
کام کرے گا۔ فلک قیارہ اپنے اسکے خیتی کے  
کام کرے گا۔" اسکے خیتی کے فریدی نے خیتی کے

"اُنکھیں بھکن لکھے گا؟"  
"اُس کی خیر کردی؟"

"اچھی بات ہے۔ آپ فی الحال ہر دن کویر سے  
کھواری کرے گے:

"ماں۔۔۔ میں اسکے بیچ میں طے گا؟  
مکون ہے؟"

"ایسی جیلوہ۔ فریدی کی خیتی پر تھا دیا ہوا بولا۔  
دو ڈول اپنے سے تکل کر پار کاٹ شید میں آئتے تھے

"تمہاری کیفیت ہے کوہت بھیج ہوں؟"  
خاہم کی ای قیصر ہے، فریدی نے پوچھا۔

"کچھ بھی نہیں۔ سیمیتے تکل کر پار کی کوشش کی تھی۔  
اس کے ساتھ صوفت درکا تک رکھ رہا تھا۔ میں نے بھا دیا

"میں چھکا کرے بغیر کام نہیں طے گا؟  
میں چھکا کرے بغیر کام نہیں طے گا۔"

"میں چھکا کرے بغیر کام نہیں طے گا۔  
آج کل اسے چھوڑے کے کھیوں کر رہے ہو؟"

"اپنے بارے میں اسے کامیابی کے پریتی ہے؟"  
بیخ کوڑی دامت پسیں بھی اپنی بیوی تیجھا چھوڑتے والی نہیں تھی۔

"میں کیسا نہ کوتھی بھیج ہوں؟"  
یہ آمدے ہی میں جانیا۔

"تم صوفت کیا اس کرتے ہو۔ میں نہیں کوئی نہ کرتے ہو۔  
والے تو مندیریں چھلانگ کھا دیا کرتے ہیں"

"بیخے افسوس ہے کہیں تھا مندیریں چھلانگ تھیں  
کا سکول ہاگا:

"قلم کی پر دیکھی تھا میرے ساتھ ہرگی۔  
ادھے۔ بیخے دیپسی نہیں۔ خدا نہ ہوا شیخیتی مرحانے

کی کوشش نہ کیجئے:

"چرس پی رکی ہے۔ پھر۔۔۔" قام انکھیں کمال  
کر دیا۔

چید کوڑہ بولا۔ اسی صلحوم ہو رہا تھا جیسے اب وہ خود  
کی اس سرمش پر کھلکھل کر سے احراز کر رہا ہے۔

"اچھا تو تی قوئی مشاہدہ ہے جراحتی کوئی نہیں چلا دیا تھا:

"لیکن بہرہ نہیں۔ میں تو نہیں۔ بتائے آیا تھا کہ مجھے غلط اپنی

بھری تھی:

"مطلوب یہ جگل غلم کا وہ مطلب نہیں تھا، جو تم  
ہوتاں کچھ تھے؟"

"اب فخر کرو کیا کوئی اس اور جلوہ بیرے ساتھی ہمید نہ کہا۔  
میں تھیں۔ معاف کیجئے۔ اللہ آپ سے بھائیتی کی رکھنا  
تو پہنچے کیوں وعدہ کر لیا تھا؟ اب تو کافی نہیں ہی  
تیار ہو گئے ہیں۔"

"آپ اختر مجھے کیوں نہیں بتا تے کہ کیا بات ہے؟ قام  
کی بیوی تے شکایت آئیں یعنی میں کہا۔

قاضم کی بیوی تے قبیلہ تھا یا اور قاضم پھاڑھانے  
والے انداز میں بولتا۔ تم فہرست بول رہے ہو۔

"مکمل صاحب گھری پر ہیں۔ فون کے محلہ گھر کے پورے  
اڑاٹے کے سے انداز میں سوال کی۔

"آپ ہیں نے تو اختر لومڈیل کا بھی اختیام تریلبے؟  
بنادو قدم نوچیں علی گھوڑوں کا گاہ۔"

"تو تم الگ سے ایک قلم نہیں ادا لو۔"  
قاضم کی بیوی مسلسل بہنے جاہری تھی۔

"محبوب رہ جو۔" قاضم اس کی پاملاٹ پڑا۔  
"میں تو پسلے ہی جاننی تھی۔

"میں جاننی تھی؟"

"دون رات لگ آپ کو بے وقت بیٹاتے رہتے ہیں؟  
تمہارے با والیاں نبی ایسی میں شامل ہیں۔"

"چھراپ نے ان کا فام ایسا۔  
مید نے سچ بچا دکرست کی کوشش کردی اور قاضم پر

اسی کے سر ہو گئی۔ سب منہاری وجہ سے سہرتا ہے۔ اچھا تم  
ہی سریکھا جو چھار دو۔ دفان ہو جاؤ اور اس قبیلی اپنی شکل

دکھانا اور غل توں اتنی بی بنا دلی غا۔ اس کاٹے کامزور  
جواب دوں غا۔ جیسے من مرن کر جی بی جیاں سُلکتی ہیں۔

"کون سماں نیمارے جوانی؟"

"سماں کا حباب اس کا تھا۔ جو کام سالانگ  
ریکھیا تمہیں تاجری؟"

قاضم کی بڑی پیٹ دیا تے میرہ بھوگی کی بندق قاضم نے  
چلا جات۔ میں کاڑی جواب دیتا۔

"مال۔ مال۔ تم بھی جیلا۔ وہ اسے گھوں دکھا دیلا۔

"اگر اب یہ لکھا دیجا یا تو ریلیو گرام کی لیس کی تھی ترقے  
وہ کھو دیں تھا۔"

"اس کا بالیو ٹنگ لکھیا بے تو آپ کو کیوں میں شاید ہوا

"دیکھو۔ طفت زد دو۔ میں بھری ایک بات  
اوہر۔ تو اس یا تو قمر خود کو دے گے۔"

"ماں ماں۔ جب سیلاج چاہا ہے؟"

"عصر و میزور۔ جید تے بے ابتری کا مظاہر  
کرنے کے لیے تھوڑا سچا ہے۔"

"دیکھو۔ جب غصہ عزت مندوں کا نامہ بے علم میں اتنی ہست  
بھی نہیں ہے کہ بیوی کے سخت کھاٹے بیٹھ دیوار دفنی کی کے  
یہ شہر سے بیٹھ جاؤ گکوڑا۔"

"لطفی جاؤ گو۔"

"میں سب تھوڑے ہیں۔ میں داہل ہوتے وقت حید کے شانے پر  
باتھ مار کر کھا۔"

"سادوی عیش لکھتا ہے۔"

"تی طلب؟"

"آج رات بھر جن آزادی مناٹیں گے؟"

"آئے ابھی پھٹے بی میتے تو تھا پکے ہیں جسیں آزادی۔  
یہ گھک کی جیں۔ میری آزادی کی رات ہے۔ بل سے

میری ایک ماہی پھٹیلیاں قشوں ہو رہی ہیں۔"

"ہم سالے سریا خارج گیا۔ اس کی تیزیں اور رہیں تو فی  
کچھ نہیں کہتا۔"

"ایس کہنا چاہتے ہو۔" حید چلتے چلتے دکھ کر آئے  
گھر خرچا۔

"اور تھا۔۔۔ خوف قدم بنا فی ہرگی تو اسٹشٹ کو ایک  
ماہ کی جیجی دیواریں گے۔ کیا یہ تافنی بات ہے کہ سرکاری  
گھر کام قدر کیتے میٹھیں۔"

"قلم قدم تباہ ہے۔ جلو آگے بڑھو۔"

"مال۔ مال۔ بھی سوتا ہے۔ خیراب تو پیس میں کیا  
ہوئی۔ مگر بیٹا ہو تو اخڑا فرش جو اس دن تریل صاحب کے  
کے ساتھ تھا۔ وہ تھا پھاچاں تو فیں بنتا ہے؟"

"ایسی ہے تو اسے بودھی کے پیٹے باندھ دے ہیں۔

ساری چوری بیٹوں ہے کیا۔

امنہر تے ایک ایسی پری قبہ کی جس کے قریب والی  
میری تین درخمل سے آیا تھی۔ قام نے بیٹوں ان کا جا ٹوڑ دیا اور

حشرت پرستی خاری کے شندی ساں لی بیڑ جو اسی ہمارا  
میں بدل۔ پتا نہیں کس کے مقتول ہیں؟"

"اپنے والہ صاحب کا پتا تھا دو۔"

"قیوں۔۔۔ قیا مطہب؟" قاضم آنکھیں نکال کر بولا۔

"مطہب یہ کرم تو اپنے مختار کا فیصلہ ہیں کہ  
دیکھتا ہوں گا۔"

"کیا تم کچھ دوں تھے پاہرہ کر زندگی میں شاید ہوا  
پکھ دیں گے؟"

"میں اس کے بارے میں کیا کہ سخت بھول فاکٹری؟"  
"میں ابھی طرف کھفتا بھول قم روگ بیہان آئے کے  
بیہانے تھا کرتے رہتے ہو۔"  
"ش... نہیں تو۔۔۔"

"مگر اس مت کرو تو فاکٹری سخت نہیں میں بولا۔  
فودار کے چہرے پر ہاتھاری کی آٹا تاریا ائے اور  
اس نے کسی قدر ترقی کے کہا۔ میں اسکی وحشت جاہل کا ہوا۔  
یخاک گھر نے کے لیے آتے ہوڑھوگ۔"

"لا خل فل اخیر" تو فوار و فرار اسی تھا کہ اپنے تصور  
بھی نہیں رکھتا تھا آپ تو اس قسم کا انام عائد کریں گے۔  
"بھول" دا تکریت پر تکریت ہے میں کہا۔ یخاک بہت

خوب صورت ہے" "آپ کا ذاتی سڑبے۔ مجھے تموف سیٹھا کام کا

پیغام آپ تک پہنچانا تھا۔"

"اوہ جو تو کوئی پیغام ہی سے" دا تکریت کر لیا۔  
"میں اس فی الحال وہ دوسروں کی پہلی روک رہے ہیں:

"تھکریوں؟"

"کرچ فریڈی؟"

کیا بکراں سے بکڑی فریڈی کو اس سے کیا سرو کا رہ؟  
وہ کیا لے گا؟ یہیں بیہان کوئی خیر تھا تو کام کر رہا ہوں؟"

"تھکری۔۔۔ سب کچھ نہیں جانتا۔ مجھے جو کچھ کہاں  
تھا۔ آپ کے گوش کر کر دیا۔"

"سوال تو ہے کہ اس کی ذوبت ہی کیوں آئی؟ کیا اس ادار

اڑکن تھکری والے کوئی خیر تھا کہ اسی کی وجہ سے؟"

"میں اس کے بارے میں کیا عنین رکھتا بھول؟"

"اچھا۔ آپ تم روپی سے اشیش ہی واپس جاؤ۔  
وچکر دوام میں سو رہتا اور جو کچھ کی کاڑی سے واپس جائے جائے

"تم۔۔۔ سگ۔۔۔ سر ہے پاس بتر نہیں ہے۔۔۔ میں سمجھ گی  
اے دکھ کر اڑتا،۔۔۔ تھا۔"

"آڈر ہے۔ تم کہیرے کے آئے؟ دا تکریت کیا تھی؟"

بیٹھے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

"مزورت۔۔۔ دا تکریت۔۔۔"

"جلدی سے کہہ جاؤ۔ میں آلام کر رہا تھا۔"

"مرزوکی خکر سارفرسانی نے چھان بنی شروع کر دی تھے  
لیکھ کر اکام کر جیھا ہے؟"

"میں بھیجا ہے اور اس طلاق کا مجھ سے کیا تعلق؟"

"دکھری کے گھر تاہم بولا۔

"در اسلوں کی پیلانی کا علم کرنل فریڈی کو ہو گیا ہے۔  
یہ سچھ کام بالکل لگھا ہے؟ اخوات میں پریشانی کی

کیا بات ہے؟"

"میں اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے۔  
خاموش رہو۔ اس سخت کیس میں کیا ہے؟"

اور خوف سے دیکھنے کے عادی ہرگز تھے اور کہاں کم  
رات کے اندر تھے میں کوئی مقابی آدمی اس غارت کے

قریب سے بیچ کر رکھتے ہیں جو اس کو سخت خدا۔ دا تکریت  
ان اولاد میں ساپنے کا سماں کہا تھا اور اس کی جو بگاہ  
ساپنے کے اپنال کے نام سے شہرستی۔ غارت کی کپڑ دنہ

شیوں بیان رات درجیں ساپنے سرسراتے پیرتے۔ غارت سے  
ایک نلامگ کے دارے میں جگ جگایے ہیں پروردھب اور دیے  
کئے تھے جن پر خلے کی علامات بیچ گردی تھیں۔ بہر حال اس

سلسلے میں پوری طبقی ایضاً طبقی کی جو کوئی ایمنی اچانک  
کسی خلے سے دوچار رہ رہے ہیں۔ یہیں یہ سافر اسی خود اضافی  
کے ساتھ اس غارت کا سچا خاصیت ہے اسے سارے غارات کا

ٹکڑے ہیں ہے بہر اس سچا خاصیت سے ایک چھوٹی کمی نہیں  
ور اسے غالباً اسی مخصوص اندھائی بیانے تھا۔ لیکن بکریہ من

بھی نہیں تو را تھا اپنے کپاٹ مکھیوں میں ہو گیا اور ایک آدمی  
جس اور سے پہچان کی طرف آتا رکھا تھا۔ اس پہنچ ملکے  
یہیں بیکلی روشنی سارے غارت کے علاوہ اور کہیں نہیں دو گھنی بیچی

تھی۔ برقی ترست پیدا کرنے والا ایک جوڑا اس سچے گھاٹ کے  
پیغم حکومت کی طرف سے میکا یا کیچی تھا۔ غارت کے نزدے  
انہیں ملکے پر آیا۔ پچھاں پر ٹکڑت وصول رتے والا ملک جو  
کہ سچا دیا جاتا۔ ہا قہیں ایک روز سفری پیک ٹکڑے ملے

وہ چاہاں پر آیا۔ پچھاں پر ٹکڑت وصول رتے والا ملک جو  
نہیں تھا اس سے پہچانے چاہیے۔ اس نے ساپنے کی کھابیں  
آڈریں ایں تھیں۔ وہ ایک سوتے پاپا لامبے قم دا جوڑ بھیجی ہے

بہت تھاں کی سر۔۔۔ خود کی سوتے پاپا لامبے قم دا جوڑ  
چادھے میں طیوں پاپی سکھنا ہے۔۔۔ میں دا جوڑ جوڑ مسافر  
اے دکھ کر کر اڑتا،۔۔۔ تھا۔

"آڈر ہے۔ تم کہیرے کے آئے؟ دا تکریت کیا تھی؟"

"میں سچا تھا کہ اسی تھا۔۔۔"

"مرزوکی خکر سارفرسانی نے چھان بنی شروع کر دی تھے  
لیکھ کر اکام کر جیھا ہے؟"

"میں بھیجا ہے اور اس طلاق کا مجھ سے کیا تعلق؟"

"دکھری کے گھر تاہم بولا۔

"در اسلوں کی پیلانی کا علم کرنل فریڈی کو ہو گیا ہے۔  
یہ سچھ کام بالکل لگھا ہے؟ اخوات میں پریشانی کی

کیا بات ہے؟"

اس ہلچ اس تھا جیسے اب اسے دھست کر دینا چاہتا ہے۔

"تھیں پھر ایک بارہ من کوں کا جو جو نہیں ہے۔ ایمنی اس سے

سماں فر کرتا ہوا بولا۔۔۔ حالات بدل چکے ہیں۔۔۔ کہیں آپ کو  
کسی نہیں تھا۔۔۔"

"اسے نہیں سیٹھ صاحب" فریڈی ہی شش کر لے لے دی

کمال بہت سرفہرست ہے۔ اس پریدی نے ہرگز موسوس کا اثر  
نہیں ہوتا۔۔۔ آپ یہے نکر رہیں۔۔۔"

ایمنی نے اپنے ہرگز سختی سے سچھے تھے اور غیر  
سے باہر نہیں کیا تھا۔

"جی۔۔۔ آجھہ کر گوں کہ اس پرنس میں کچھ تھے دارہ سیاں میں  
 شامل ہیں۔۔۔"

"آپ خود کجھ ارہیں۔"

"یہیں ہیں آپ سے اس کے ملکاں ایسی تھی اور بہت سو سے اندر وون

ملک کے لیے روانہ ہو جاتی تھی۔۔۔ نہیں اسے والوں کی تقدیم  
زیادہ ہو رہی تھی اور رہنگاں سے جانے کی واروں کی تعداد قابل

ڈر ہوئی تھی۔۔۔ اس وقت بھی صرف ایک صاف ٹرین سے  
ہجڑا تھا۔۔۔ کوئی دیسیاں تھیں تھیں۔۔۔ اس کے جوہر پریدی ترین

راٹش کا لیس تھا۔۔۔ ہا قہیں ایک روز سفری پیک ٹکڑے ملے

وہ چاہاں پر آیا۔ پچھاں پر ٹکڑت وصول رتے والا ملک جو  
نہیں تھا اس سے پہچانے چاہیے۔ اس نے ساپنے کی کھابیں

بیکٹ اسکی پرکھی پر کوئی پوچھی نہیں۔۔۔

"اس سیٹھ صاحب بہتری ایسی ہیں ہے کہ آپ صحیح معلومات  
بیہم پہنچائیں۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ کافٹ استھان رکھتا ہوں؟"

"غیرہ غیرہ"۔۔۔

"اجنبی نے اسکو فریڈی پر کسی سے بیڑا فانی رتے پڑتے  
پوچھا۔۔۔ تاریخ اور اسکا کامیزیں تھیا تھا؟"

"ایکس تو پریدی پرکھی پوچھی تو فریڈی فریڈی نہیں کہا کیں  
سے ملکا نکالتے ہوئے کہا۔

"اجنبی نے کسی سے گھنٹکار کر کے لیدر سیور کر میل پر  
وکدیا اور تھیب سے گوںال نکال کر اپنی پہنچانی پر پیٹھت آئے۔۔۔

وہ تھیب سے گوںال نکال کر اپنے سکھ کر اپنے سکھت  
ستھان اور تھیب سے ٹرکیت کا پیٹھت نکال کر اپنے سکھت

ستھان اور تھیب سے ٹرکیت کا ٹھاکر اندھی ہریسے میں ملے تھا۔۔۔ انداز

سے معلوم ہوتا تھا جیسے وہ بیہان بیلی یا رہ آیا۔۔۔ سہر کی  
بچکا پہنچت کے بیچ تاریک راستوں سے گوںال نکال کر اپنے

نکاروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"اس سیٹھ کا ڈکھ کھلے ایک ماہ سے تاقابل اتحاد  
کوں کھوں۔۔۔ تیر قم کی روشنی وکھان دے رہی تھی۔۔۔ دا تکر

چکری کی بھر کا ہوا تھا۔۔۔ اس ملکے تاریخ کے لارگے میں کہک

"تو پھر غلط نہیں ہوں گا۔۔۔ فرمی تھی فرم۔۔۔

اور اپنی کو بذریور کھیٹا شہزادہ۔

"پھرے جو جنیں میں اس تھا کیسی فرم کا جو جو نہیں ہے۔"

"سماں تو پھر کھاڑا کر لے۔۔۔ میں صرف اس لیے آیا

تھا کہ آپ کو کوئی ملک کی پوری تھی۔۔۔

"آپ کا ہر کوئی کھاڑا کر دیا۔۔۔

"آپ میں کیا جانولیں؟"

"پھر اس کا جانول کون رہے کے گا؟"

"ایڈیشن شہزادہ آفسر"

"بریا کرم اس سے معلوم کرے مجھے مطلع کر دیجیے گا۔"

"اوہ۔۔۔ تاریخ اور اس ملک کے جانکے ہیں۔۔۔ بھی

ہماری سچا نہیں پہنچا تھا۔۔۔"

"ایڈیشن صاحب بہتری ایسی ہیں ہے کہ آپ صحیح معلومات

بیہم پہنچائیں۔۔۔"

"کوئی بات نہیں۔۔۔ آپ کافٹ استھان رکھتا ہوں؟"

"میں اس سے ملک کا تھا۔۔۔"

"اجنبی نے اسکے گھنٹکار کے لیدر سیور کر میل پر

وکدیا اور تھیب سے گوںال نکال کر اپنی پہنچانی پر پیٹھت آئے۔۔۔

وہ تھیب سے گوںال نکال کر اپنے سکھ کر اپنے سکھت

نکاروں سے دیکھے جا رہا تھا۔

"اس سیٹھ کا ڈکھ کھلے ایک ماہ سے تاقابل اتحاد

کوں کھوں۔۔۔ تیر قم کی روشنی وکھان دے رہی تھی۔۔۔ دا تکر

چکری کی بھر کا ہوا تھا۔۔۔ اس ملکے تاریخ کے لارگے میں کہک

"تو پھر غلط نہیں ہوں گا۔۔۔ فرمی تھی فرم۔۔۔

ٹھیک پیغمبیر موجودہ درمیں پڑی خون ،  
وارليس، ریڈیو، مانکر و دیو سسٹم اور ٹھیک  
ویشن وغیرہ کی مجازہ نہایات المزخر ہیں  
اچھی بہت کم لوگ اسی بات سے واقف ہیں  
کہ حیات انسانی بھی ایک خود کار بر قی نظام  
سے مترک ہے اور انسان فہم اور روح  
کی ان وجہ کی بر قی قوت سے عمل ہے اسے  
ٹھیک پیغمبیر کو فوجاد دکھانہ ممکن بلکہ ک  
نظام ہے۔ ایک سطح پر جملہ کے قدر یہ  
ایک انسان لئے ذہن کو طلبہ انسان  
کے ترجمہ سے میلوں کی درد کو پر بھی جوڑ  
سکتا ہے۔ بالکل اسی طرح ہے ایک  
طاقت اور طلاق اس میسر کے ذریعہ رابطہ تمام  
کیا جاسکتا ہے۔

یہ نو مسلسل نوشی اور صحیح طریقہ کار  
پر عمل کر کر کریں بھی احصال کر سکتا ہے۔  
ٹھیک پیغمبیر کے فتنہ اور مشق کے ذریعہ سب  
سے لوگوں نے کشف و کرامات و کھلائی کی  
حد تک شہرت پانی ہے۔ زیرِ نظر اولاد ایک  
ایسے بھی انسان کی آپ بیتی ہے۔ بیری کے  
میں ہر شخص اپنی روح کی بر قی طاقت اور ذہن  
کے کنٹرول سسٹم پر قابو پا کر ٹھیک پیغمبیر  
سکتا ہے۔ میری نظر میں کتاب فالا۔ پہاڑی کھوڑے  
دہلي سے شائع شدہ کتاب شیلی پیغمبیر کا نہ ایک  
ہدایت نامہ ہے۔ (محی الدین فواب)

ٹھیک اور سیاہ سے تکلیف ہاوس، ورنہ بہت بے کم تینیں مار  
ہیں ڈاؤن۔ ڈاؤن مگر ٹھیک پلاکر مارا۔ چرخ کلار کو گردان سے  
چکر کر دوڑانے کی طرف دھکیل دیا۔ وہ گرتے ارتھے پیچی ہی  
کوہرے ہی تھے میں درمازے سے گلکنڈ پلیں گی۔  
چرخ ڈاکٹراس کا گلیاں پکار جھیک کے ساتھ آخماہرہ  
گرو جا۔ ”آجھا اور فرماں نکل جاؤ“

نووارد کے پرکار اپ رہے تھے۔ سر جکار ہاتھ اسے  
ایسا عسکر ہے رہا تھا جیسے دو قدم بھی نہیں جل سکے گا۔  
”ساتھ تو یہے اور موڑ سے جا رہے ہیں موت کے پیچے“  
ڈاکٹر سکھی کا شے والے اندھائیں بولا۔  
”لیفین کیجے ڈاکٹر“ نووارد کو گلہا۔ ”میں پکھ  
تھیں جاتھا۔“

ڈاکٹر جگنڈی نے اسے پھر ستر پر دھکیل دیا اور درمازے  
کی طرف ملا جاتا جو ایلا۔ ”مھرہ۔۔۔ اسی تھا رانچام کرنا ہے۔“  
وہ جلاگی اور نووارد کو بیٹھ پر پر جو ڈاکٹر اس طرح پلکیں  
چھپکاتا رہا جیسے پورے جسم میں صرف پلکیں ہی مرکز رکھتی  
ہوں۔۔۔ اس کے علاوہ اور پکھ سیدھا سکھ رات  
کافی پی کچکے کے لیواں پر شدید ترین خشکانہ پیچہ ہاتھ۔  
حضرتی ور بعد ڈاکٹر جگنڈی دو دمیرے سے سماحتوں پیاس کا۔  
”گستو“ وہ نووارد کو فاطمہ کے لیواں دل تو پیسی  
جاہتا ہے کہ قبیل پیسی کے حوالے کر دوں، لیکن اضافت  
کا تھا جنہاے کہ اسی کیتھ کی کھال کھینچ جائے کیونکہ وہ سیاہ آئی  
تھی۔ قم اس کے کمرے میں نہیں گئے تھے۔ بہر حال یہ دونوں  
تھیں ترین پر شہادتیں گے۔

”مل۔ لیکن مجھے کی ہوگی ہے؟“  
”یہ ملے جاؤ ورنہ بھال کھینچ لیں گا۔“ ڈاکٹر جگنڈی  
غصیل پیچھے بولے۔

”میری پیغمبیر میں آتا۔“  
”سچھ کلام سے کہہ دیا اور ڈاکٹر کی بلائی بندر کو سے اب  
کسی اور ادارے سے مخالفات طے کر لیں گا۔ وہ شاید کھتنا  
بے کریں کوئی غیر قانونی کام کر رہا ہے۔“

ڈاکٹر جگنڈی اس کے بعد وہاں نہیں طلبہ تھا۔ بھی منزل  
کے ایک کمرے میں وی نلاز مرطوطی بڑی طرح بھس پیا۔  
جس کی کھال آتا رہی تھے بہرے میں ڈاکٹر نے نووارد سے  
کہا تھا۔ ڈاکٹر جگنڈی اسی ایک بھل سے اس کے پیچے جاگرا۔

کو مسلم ہو گیا تھی۔ دراصل برت اے کو اپس جاؤں گی:  
”اچھا۔ اچھا۔“ ڈاکٹر جگنڈی بے لیٹ جاؤں گی۔  
ٹھیک ہے جوڑے گھوٹت نے کہا۔ اس نے کب قابل کردا  
اور سے رات کی طرف بڑا سامان ہوا بولا۔ ”یو۔ شکر۔۔۔“  
ایسی تھکن عسوی ہو رہی ہے جیسے سیکھوں میں پیلی  
بیکھے ہوں۔

لواہی کچھ نہیں۔ جو سے اپنے کو درمازے کی طرف بڑا گی۔  
نووارد کو ٹھیک نہیں کرے دیا۔ وہ بھل جھوپی جا رہا ہے۔

وہ بیس پریست گی اور اس طرح پا بیار اسکھیں چھاڑتے تھے۔  
نہیں کے اس پیا کمک پلے کی وجوہ سے کچھیں چھوڑ دیا ہے۔  
چرخہ گہری پینڈ سوکی تھا۔ ٹھیک اسی رہ بیجے دو آدمی اور

میں داعل بھرئے چھوپیں نے ایک اسٹریچر اٹھ کر کھاتا تھا۔  
میں قابل نہاد رکھنے کا انتہا نے بیڑے سے گھن کر کھا رہا تھا۔

پیچی مزدراں پر اکارے گئے میکن کو موبائل کو آواز دیتے۔  
وہ اس کے سر کے قرب بی کھڑا اس روکی پر کرچ برس رہا تھا۔

چھپی رات اس کے پیے کا لانا تھا۔  
”گھٹی کی پیچے۔۔۔“ ٹھیک سام سیاری تھی۔ ہر بھی کھلے نہیں۔

اجی کو سے مارا کر تری کھل گرا کوں گا۔“  
نووارد نے اسکے پیچے سے ڈھنڈتے ہوئے دن چاہو

پیر سے چھان رہے تھے۔“ ڈاکٹر جگنڈی نے اس کی ناگزی کو آواز دیتے۔ ڈاکٹر

پیر سے پڑا۔ اس کے بعد اس نے کسی گلاظم کو آواز دیتے۔  
عمرتی دی ریلی نہاد رکھنے کی وجہ سے اسکے پیچے سے دیا گی۔ پیر سے اس نے رات کا کھانا کھیا تھا۔ راتھے دس

بیچ ایک خوش خلک ناٹر سکریٹری لاقی۔ نووارد نے اس طرح نکرانی تھی جیسے اس کے خلافات پر اور بھی پہر۔

”میں نام بے تھا“ نووارد نے بھرائی بھی آوازیں پہلے۔  
”تھیں۔۔۔“ جواب ملا۔

”لیکن کیا جاؤ؟“

”بیہت خوب“ نووارد پڑا۔

لیکن کافی مسایب یہ حد تجذیب نہ اتے بلکہ تھی۔ اس نے کافی بیکاری اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر

صاحب مجھے عالمی بیکتے ہیں۔“ ڈاکٹر نے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر

”مکر منہاں نام تو پیلی ہوتا چاہیے۔ ڈاکٹر بدعتی پر رفتار رہا۔“

”آپ جیلی ہی کیجے ہے؟“

”لیفین۔۔۔ یقیناً۔۔۔“ ٹھیک کیوں ہو؟ پیٹھ جاؤ۔“ اس نے کوئی کھری کی طرف اشارہ کی۔

”میں اپنے کام کیوں کر رہا ہو؟“

”فرشتوں کو بیکاری کیلی ہے کیا ہو رکار؟“ اس کے پیچے جاگا۔

”یہیں پریست ٹھیک ہے۔۔۔“







انداز میں تائید کی۔  
”میں در محلِ نوری والا مستکل دیکھنا چاہتی تھی۔“ میں  
خوشی ہوئی۔

حیدر کو فرود دیکھتی تھوڑی بیوی۔  
”میں بھگ کر لے آپ کا مطلب۔ یعنی یہ کس طرح اسے

کر کے کیا کرفت میں وہ سکن گئے؟“  
”جی ہاں۔ میں یہی دیکھنا چاہتی ہوں۔“ یعنی ہنس کر

بیوی۔ وہ تو پریس سے آتا وہ بہت بھی کمی طرف ہی بھی اگر  
تھی تھے، کوئی ترتیب یا احتکار تو ہے میں کہ آپ کے اٹاروں  
پر چلے گا؟“

دیکھیے کہ آپ اس طرح میرے اشاروں پر چلتی ہے؟  
”تو پھر شروع کیجئے تا۔ کلا را اٹھانی۔“

”میں روشنی میں آپ شومنگ قرآن مجید کسی کی۔  
الیست ربہ رسیل؟“

”چھڑے۔ پرسل یہی بھی، لیکن نوری والائیں یعنی خدا۔  
”درہ سرہل میں تو وہ کل جاتے گی باقی تھے؟“

”یہ بھائی پڑی اور جسک اسی وقت خوبیوں کے پنج  
کے کی کے حصے کی آواز آئی اور پھر بیک وقت کی کوئی  
بھی خاصیت سا پ۔ سانپ۔ وہیں یہاں۔“

”عیناً چل کر آوازوں کی طرف چھیڑا۔ پھر بھی اسی جانب  
دوڑے چلے گئے تھے، میں کہ اسی وقت کا ایک ادنی دنوں ہاتھوں  
سے اپنی پیش کرنے سے بیٹھا اسی طرف چھوڑ رہا تھا۔“

”بچھے بہتر۔ بچھے بہتر۔ اس کے تربیت پر میرزا کا دوڑ  
تینا لوگوں کو دنوں ہاتھوں سے ڈھکتی ہوئی اسکے بڑھی اور  
مار گیوں کے تربیت پر بچھے کر لکھنے کے لیے بیٹھا۔“

”باقہ بہادر۔ بچے۔ زغم دیکھنے دو۔“ اس نے اس سے  
کہا اور نیتل سے اس کے باقہ بہادر تھے تھی۔

”زغم دیکھ کر اس نے طرف ماسیں پہنچ چکی طرف مڑو  
کر دیا۔“ اسے حداز جلد مباری بیوری تھی کی اس نے چلے  
وہ پہلے لگنے اور کلارا جسپ پر گذرا ہوتے کی شاپروں  
وہ گئی۔ ویسے قاسم نے اسے دوسرا گاہی پر سے جائے کی  
پیش کرنی کی تھی۔

”کچھ دیر باہر رہنا چاہتی ہوں۔“ اس نے اس دم  
سخت لکھا کہے، ”کلا را نہ کہا اور قاسم جلدی سے بول پڑا۔“

”بمل۔“ اسکل آپ شہر میں ہوتی تو غوب سر پا کے تھے اسے  
آپ بھی اتنے بڑے اور پیارے تھے میں کہ بتائی تو

”قبول۔“ بہر۔ بہر بہر ”قائم نے سختی سے بہر تھے  
بیچنے کے کیوں کر دے تربیت آئی تھی تھی۔“

”اسے۔“ یہ تم سو، ”کلا را، قائم کو دیکھ کر میں  
پڑھی کیوں کر دے اس وقت جھکلیوں کے سردار کے بیاں میں تھا۔

”تم۔“ میں۔ درہ اسی قائم کو کلا را کر دیا۔  
”علم کا نام کیا ہے؟“ یعنی تھے حیدر سے پوچھا۔

”تو پھر شروع کراچے ایشٹاں!“  
”بڑی صیبیت ہے۔ دیکھیے اس وقت ہم شومنگ  
کریجی کے تھے ہیں یا جوں؟“

”میکری؟“  
”یار بار بادل آجاتے ہیں۔“ نو ملکر نے یہی کہا میں  
پل رہا۔“

”تو اس طرح تو تبا انفصال ہوتا ہو گا؟“  
”میکی ہاں۔ تینکن فلہر دیکھنے والوں کو ان مختاروں  
کے کیا سردار کرو؟ وہ قدھاری اکھنوں میں بڑی قدم دیکھ کر لکھاں  
دیتے ہوئے والے سے رخصت ہو جاتے ہیں۔“

”رکھاں لایاں کہا کام بھی کیوں کر دیتے ہیں؟“ تھا بیان۔  
”صاحب۔“ اپنے بیہاں کے فرم ہیں حضرات اسے  
ٹکرے ہیں بھیں ہیں اسکے۔ فارمولہ غم بناؤ تو کاہیاں کھاؤ  
اور دنہا تو اس سے زندگی کاہیاں کھاؤ۔ پھر درونگ کی  
خادی کر دینے پر بٹے بٹے ہیں۔ پھر اکھاں کا شدی ہو گئی  
تو ہمیں کیا فائدہ سمجھتے کا اور دوسری قوم پر کوئی کھاڑک رہتے تو  
”سوال ہے کہ آپ قلم ہی کیوں بناتے بٹے ہیں؟“  
کوئی اور کارو بارو دیکھے۔

”ہاں۔“ سوال مولا کو کہا ہے لیکن ہر ایسی بھی اسی  
س طرف سری خالی سے۔ غالباً آپ بھکری ہوں گی۔ میرا  
بپ قلم نہیں بناتا تھا اس کے بارج و بھی خاص تدریس تھا۔

”وہ کیا کرتے تھے؟“ کلا را تھے مخفکہ اور اسیں سوال کی۔  
”میکھی پیدا کرتے کے علاوہ اپنے جعلتے اور کوئی کاہیاں  
ایخام نہیں دہا۔“

”کی مطلب؟“  
”جاگیر دار تھے۔“ حیدر شکر بولے۔

”آپ بھی دیپے اور معلوم ہوتے ہیں۔“  
”جی ہاں۔ جی ہاں۔ بیہت دلچسپی مٹا بر کرنے کی  
کوشش سنت کر دیں۔“

میں نے آج تک نوری نہیں دیکھی۔“ بچے بے حد  
حمدہ نہیں ایک جھلکاری میں لا جا چکا نوری کا  
بیچہ رکھا تھا۔  
”ماستے۔“ کشتی پیاری لگ رہی ہے۔ ”کلا را چکارنے  
تھوڑی میں آواز میں بولی۔“

”واتھی آپ لوگ قلم روایات سے بنتے ہوئے  
معلوم ہو رہے ہیں۔“ یعنی شاہنے کی طرف دیکھ کر  
کہا۔ ”چکھی سیت پر تو صرف بھی سماں گے؟“  
”تھیں پیچھے جاؤں گی کی نکی طرح۔“

”وزور آڑن گی؟“  
”جھے جی لاما۔“ قام تھاری بات نہیں تھا تھے  
کلا را لکھانے۔

”ہرل۔“ اچھا یہ تھا کچھ سمجھی ہوئی بولی۔ ”چلو“  
پہلے تمام بیٹھا تھا۔ اس کے بعد لڑکی بھی ہوئی بیک  
پڑھی تھری قام کے کافی میں آہستہ سے بھی تھی۔ ”جی  
سچاۓ رہنا درجہ گزاروں ہے۔“

”قامت کے دانت بکل پرے اور اس نے قدمی انداز  
ہیں سرکم بھیت دی۔“

چیپ نامہ را استوں سے گورنے لگی تو ایک بار  
اُس لڑکی نے قائم پر لدتے ہوئے تھے کہا۔ ”سِنام کلارا ہے۔“

”چ۔ پیپ پیسا را ہے۔“ قام بکلا یا۔  
”میں بھی قلم میں کام رہنا چاہتا ہوں۔“

”ترے۔“ قریبے۔  
”آپ کا کیا رول ہے؟“  
”کم۔“ مٹکھیوں کا سردار بھی۔

”ہی بھی۔“ مذاخ کر رہی ہیں آپ۔  
”تم غمے بہت اچھے لگتے ہوئے آواز میں۔“

”دوسری طرف سے سلسے نسلیوں ہوتے ہیں۔“ اور وہ اسکے  
حیدر نے رسیورڈیش بورڈ کے نامے میں رکھ دیا۔

”کھلاوہ اور پچھے نہیں کیا۔“

”خواری دی بعد جیب ان کے مٹکا نے پر بیچنے گئی۔  
تینا تھے جاہوں طرف دیکھتے ہوئے حیدر سے کہا۔ ”مگریں  
مژوری بہت ایک کو اسی وقت کرنی نوری کی ایسی جائے۔“

جب آپ شکاری سے اس کا تعاب رہا جاتے ہوں۔  
”ہمارے پاس ایک نوری موجود ہے۔“

”ماشہ مجدد ہے۔“ کلا را اٹھانی۔ ”یقینی دیکھائے  
146



چھتے کہا اور بھروسی کاڑی کی لافت پڑھ لگا۔  
”بھروس طرف دیکھا تھا کہ کوئی ان کی لافت متوقع تو نہیں۔  
پر وہ نہیں ہے مجھے نہیں چھرو ملتا۔ میں کسی کو بھروسہ  
نہ سکتا ہوں۔ میرے فرم کاٹ پہنچ کہاں کے لیلے برے  
پہنچ لگی۔ سب جانشیں مجھ میں ہیں۔“  
دفعتہ بھروسی کاڑی کی لافت سے کسی کے چھتے کی آنکھ  
کرتے ہوئے تھے سے باہر نکلے۔ پر وہ نہیں  
آئی اور وہ چھتے کر اس کی لافت متوقع ہو گئے۔ پر وہ نہیں  
پر پہنچ رہا تھا۔ ساتھ اس پتے کاٹ لیا۔“  
ایک بڑا سا سب سرستا ہوا ذمہ داری لافت کی  
جھاڑیوں میں غائب ہو گی۔  
”خدا کی پناہ کو برا۔“ نہما کہتی تھی بھروسی کی لافت پھیلی۔  
پر وہ نہیں پہنچ رہا تھا۔ ساتھ نہ ہے۔ ساتھ نے دادنے  
پری کے انکو شے پر منزہ رہا تھا۔  
”رسی لاو۔ جلدی سے کوئی رسی لاو۔“ نہما دونوں ہاتھوں  
کے اس کی پیٹھی دیا تھا جو بھروسی کی تھی۔  
اس وقت پچھلے دن سے زیادہ سستی پھیل گئی تھی۔  
کسی نے موئی کی قدر کیے اس قدر اس کی تھا اور وہ اسے  
مار گزیدہ بھروسی پہنچنے سے پہنچنے تک۔ کچھ دلکشی  
پتھر یہ جھاڑیوں میں ساتھ کر کتھا کرتے چڑھے تھے۔  
نہما حمید کو من طلب کر کے بولی۔ ”اے علیماز عذر جو بھاگ  
پہنچا تھی کوشش کرو۔“  
حمدید پر جھوپ بر کھلا بھٹ کی طاری ہوئی تھی۔ اس لارج چاون  
لافت ہوا تھا جس پر باتا بیٹے کچھ گھبی ہیں۔ اس اڑا کو اس کی  
کرتا چاہیے؟ مار گزیدہ کے اونچ پر جھوپ میں بیٹھنے  
بیت قائم اسے نینا کی جھیپ پر جھیلایا۔ حمید اس کے ساتھ  
یتھیں اور حمید بچر کا کام کی لافت روشن ہو گئی۔ جلال قائم کے  
ساتھ ہیں کھو رہی بھی۔ فلم کیوٹ کے دوسروں لوگ پڑا اور  
کندکہ ربستے کھا کاپ دوہماں نہیں رکیں گے۔  
”میں بھی نہیں جا سکتی کہ رات آپ بھاں سر کریں۔“  
کلام اسے قام سے کہا۔  
”پھر قباں کوں؟“

”اے آپ کوئی ساتھ دوں لے تو میں آپ کو اپنے  
ساقی سے جا سکوں گی؟“  
”کافی یعنی قابوں کا لاملا۔“  
”لاملا اکو اکو اپنے ساتھ پڑھتے۔ میں تو کہہ رہی

کر کیوٹ کے دوسرے لوگوں کے قریب جا کر فی بھرنی۔ میرا  
بیٹے تھیب کی بات ہے قراقرم والا صاحب۔ ”کلام  
بیٹے۔“  
”بھروس اپ کمل ہیں!“  
اس سوال پر قابوں کی تھی کہ اور لوگوں کا تھا اور بھروسے ہوئے انشا  
میں بھس کر کوڑا۔ میں۔ میں بھوں۔ یعنی قابوں کا تھا۔  
”یعنی ابھی تو آپ تھے۔“  
”وہ۔ وہ۔ میں بھوں۔ وہ تو یہی سب اس لیے کہت  
رہا تھا کہ آپ صرف سری یا بات کریں۔ وہ سالا ہر دو بہت زیادہ  
خضورت تو نہیں ہے۔“  
”اٹے۔ آپ تو یہی۔“  
”ہاں۔ ہاں۔ چھوپھو۔“  
”آپ قوسی ریز نہیں کے گھنٹا گھر ہیں۔“  
”مذاق اگر بھروسی ہو میرا۔“  
”اسے نہیں۔ کسی سوتے آؤ کو اج نہیں کیں نے  
اتھا خوب مسوات نہیں یا یا بنتے آپ ہیں۔“  
”شتر۔“ قابوں کی تھی قابوں کی تھی۔ آپ کا بہت  
بیت تکڑی۔“  
کلام اچھا کرائے دیکھنے لگی۔ واقعی قابوں کی امکیں  
چھڑائیں۔ ساتھی شاید بتی کر جی سکی۔ قابوں کی  
لئے سوتے قفارت کا اعلان پر اعلان لگے۔  
”ایسے سیلیں مسخر وہ خیست کو عظیم فراموش کر دیں اور میں  
ہر تھے انشا میں کلام اسے دیکھنے لگا۔ حمید پر جھوپ مسلم ہوتا ہے سلاطہ  
وہ کوئی سے۔“ کلام اچھا کر پڑی۔  
”بھوغا قری۔“ قابوں نے یہ پر وائی کے  
آپ نہیں جانتے یعنی اس کی امکھوں میں دیکھتے  
ہیں مسالا کیا۔  
”میں نے قری جانتے کا تھیک رے رکھا ہے۔“  
”میرے خیال میں شاید بھی اور ہے۔“ کلام ایلو۔  
”میرہ نہ۔ ایسے ہوتے ہیں بھروسے سالے کی تھاک  
لخت۔“

”اے وہ۔ تو آپ نہیں جانتے؟“  
”میں بھاں سے واپس نہیں یا انہا چاہتا۔ قبیل ساتھ  
ہی دوں سے تو اچھا ہے۔“  
”آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے؟“  
”آپ کچھ نہ پہنچے۔ درست زور زدہ سے روئے نہیں تھے۔“  
”کام مشکل نہیں ہے، لیکن فی الحال صبر کرو۔“ میرا  
مال سے کہ دوسرے لوگوں کے قریب جا کر فی بھرنی۔ میرا  
میں مطلب یہ تھا کہ کوئی بھلاٹے ہوئے انشا میں دو  
دم تک بھے بہت کی۔  
”بھروسہ لومڑی یہ نیماحت بھی میں بھوں۔ یعنی قابوں  
کو افریا۔“ بھیساں کی پردا نہیں ہے کہ وہ پاچھوں لومڑی  
بے جسم میرے راستے میں آپا مارا جائے گا۔“  
”جید نے پر وکر دیکھا اور دیکھتا ہی رہ گلی۔ ڈالا کار  
جیلا جان سماجی وقت وہ سرخ رنگ کی ایک اپورٹ  
طاری دوہماں پر تھی۔ نیما ادکلار بھی موجود تھیں۔ حمید نے  
کچھ پڑھ کر اسے خورے سے دیکھا۔  
”گھوڑا اڑک پر آ رہا ہے۔“ پر ورنے کاڑی سے  
اٹتے تھے اٹاطا دی۔  
”خیک ہے۔“ خیک ہے۔“ حمید سر ٹکر کر بولا۔ تم  
قدرتی دیر آرام کر دو۔“  
کلام ادا رہا اور جیسا دو نہیں ہی اسے گھوڑے جاری تھیں۔ قابوں  
جی بھروسی طرف دیکھتا اور کبھی کلام کو دیکھنے لگا۔ حمید پر  
وساطت میں ہوئے ہے ایک غیری کے لئے جو اسے اپنے قابوں پر اعلان  
کرے گیں اپنی مسخر وہ خیست کو عظیم فراموش کر دیں اور میں  
ہر تھے انشا میں کلام اسے دیکھنے لگا۔  
”ارے سارے۔ یہ کیا ہو رہا ہے؟“ کلام ایلو حملانی۔  
”میں آپ۔“ میرے خیال میں قابوں کی تھیں۔  
”کچھ بھوپیے تا کیا ہو گی آپ کو؟“  
”آج آپ صورت پر یا کہیں تو کری ہیں۔ مکل میں ملک  
کیلارہ جاؤں گا۔ یہے قری نہیں گھانتا۔“  
کلام اچھا کی تھی انشا میں بھیں جھکاتے۔  
”م۔“ فہیے آپ سرچا تھا جا ہے۔“ قابوں نے پھر  
خون ہٹوں کی۔  
”ارے یہ کسی مالی کی بات کر رہے ہیں؟“  
”میں بھاں سے واپس نہیں یا انہا چاہتا۔ قبیل ساتھ  
ہی دوں سے تو اچھا ہے۔“  
”آخر آپ کو کیا ہو گیا ہے؟“  
”آپ کچھ نہ پہنچے۔ درست زور زدہ سے روئے نہیں تھے۔“  
”یہاں تھے قابوں کو آنکھ ماری اور خود دہاں سے بہت





تمہی قدر سے جاذگے لیں یا تم مرتے سے پہلے بھی ایسیت  
کہ کہاں ہنیں کر دے؟ ”  
”مکہرہ“ دغدغہ دا بیڑک آواز آئی ”ایک اور بھی ہے“  
جیسے دیکھا کھلا سوار ڈپلیٹسٹ آہستہ آہست ان کی  
ہافت چلا رہا ہے۔ اس کے ہاتھ پیش پر شدید سے پھرے تھے  
اور پی را کی تھی اس کی اس کی طرف اعلیٰ سوتھی تھی۔ واکٹر کے سارے  
ہنسنا۔ نہ ہیک کرتے سوون کے لانچ و دنما۔

اویسیوں سے دلیلیت نوہرے کے رہنے والے ہی  
”اب تم درون جا ہوئے“ اُکسر پیکنیری سے اپنے کھوں  
کے کہدا چھپت پر چڑھ دکھار دل مافت نظر رکھوئے  
وہ جلے گئے اور اُکسر قت پیکنیٹ کی مافت اشارہ  
کر کے نہیں کہدا ہے۔ ”یہ کرنل فرمی ہے۔“  
ڈیکنیٹ کا سار سچھا کھا بخواہنا ہے۔ اب تھی ہبھی  
اس کے ترتیب پہنچی اور اُکسر کی مافت دکھکر دیوئی۔ ”تو چھڑیں  
پہلے اسی کے سیلوٹیں چاقو اُتار دیں۔“  
”نهیں“ فی را وحشت پیچھے میں بولدا۔ ”یہیں اسی قسم کی  
تفویجی کی اجازت نہیں دوں گا۔ یعنیں حصہ مند نہیں۔ انجیں  
ایک ایک کر کے آپ شنستھیں میں سمجھاؤ۔ پہلے فرمی ہی کہ  
یہ چل دیں۔“

ڈاکٹر جگنیری نے پیکیٹ کرو دیا رہ متروں سے خود  
اور وہ دونوں اے دہان کے سینی اور لے گئے نیما پھر ان  
قدیمیں کے ساتھ تباہ کی۔  
”یہی راؤ کون صاحب ہیں؟“ حیدر نے بھرپوری پر لہذا  
پس پوچھا۔ ”میں کے چھپے جگنیری صاحب دم الایت پھر ہے یہی“  
درستیں اس سے کیں سر کار بام اپنی خبر سناؤ؟“ یہی سرد  
بیجے میں بوڑی۔ ڈاکٹر جگنیری میر سے علاوہ اور کسی کے نہ تھے۔  
”تم میں کون سے رخاب کے پر لگے تھے ہیں؟“  
”فاسو شرمسو“ نیما فراہمی۔ ”تمہاری زندگی پہلیں اپنے  
جبوں سے سارا ٹھون پھر دیا جائے گا“

”اوہہ۔ کیا مطلوب ہے؟ اس بار انور نے ملدا۔  
”تمہارے سے یہ چیزیں شاندار کہاں رہیں تو کام پر مدد اور  
لیکن خسوس کو میں تمہارے کاروبار وہ خیال رہتے تھے کہ اسی جیسے تمہارے  
جسروں سے خون پخرا جائے گا تو تمہارے سینےں ہی پھاتو  
اتا رہوں گی۔“  
”مگر یہاں خون تمہارے کس کام آئے گا؟“  
”اکب سہت ہی عجیب سر کم فیضات کیلیں جاتے گی جوستے

"ایک بہت سی خاص سر لی میڈیا پارلی جائے لی یوٹ

مدد دو۔  
”باید و دو کاپی مطلب؟“ حیمتے ڈاکٹر اکبر علی  
سے سخت بیخیں سوال کی۔  
لیکن رہ کریں جواب دیئے بغیر والی سے چلا کیا  
تباہ بھی آن کے ساتھ تھی۔  
”سیری کوچھیں تو کچھیں ہیں، آرما یا اس نے نہیں  
کرنی کوئی طب کیا۔  
وہ اسے قہر آلوں اور فروں سے دیکھے جا رہی تھی۔  
تال سے اسے پھر جلا کیا اور اسکی ایسے والاں  
کیاں ماگر کوئیہ میرا دیکھ سترن کے نہ صاف احتساب  
سر سے سترن کی طرف اشارہ کیا۔  
”میرہ،“ حیدر بھاٹا تھا کہ کیا لالا؟ اس بے ہمارے  
عائی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے حیدر بھی سترن سے باز پڑ  
لیا۔  
”کرنل قریبی اور حیرے سرش پر اے تا آنے والے  
اے۔  
”مل کیں تر؟“ فائدہ حیدری سکلا یا۔  
”سے نہ کھا خاں دھنے والا اکٹھے داوت  
یے کوئی ہے؟“ جیسا ہمروں کی طبقہ اسی کا دو

بیر و دیستے ہے جو تاب دیتے ہوں ایک پیشے کے ادا کار اسی سے  
یکن براہ معنی ہے زندگی بھر رہے تو اپنے بن کے کام پہلے  
یک جگہ کوڑا کر کے اس حال کو پہچانی  
”تم توک مکار کی دمکڑے ہے تو یا تو دو دلماں  
دو قلعے تو میں کو لکھا پھر جیدے سے بولی یہ اشارہ کارام  
اندر ہے“  
”میں نے کب کہا کہ نہیں ہے یا ہمیشہ مٹانی  
جس آدمیوں کے کہا اور پھر جیب وہ بھی پہنچے تھے تو اس نے  
اور خود بھی اس سلطان کے قریب جا کر خواہ اُبھیں میں مافت  
کر دینا طلب کر کے کہا۔ تم اپنے اخبار کے لیے کسی مشنی فیض  
اشارة کیا تھا۔  
”میں پہنچے ایسی ہی خطاک ہر تھے ہو“ اندر نے  
”اس کا طلب؟“  
”کتنے کرے کے ادا کار اسی سے کام  
کام ملے گا۔“

”سوال ہے کہ تمہیں کسی پر پرستے ادا کار نہ کاٹ سمجھے میں آہا۔  
 پرکسا اختر امن پورستا ہے؟“  
 ”تینکن بیتلن سے تروپی نہ لکھن ہو گئی۔“  
 ”ایسا اختر امن پورستا ہے؟“  
 ”ایسا کیونہ جو دلی تھی کہ دمکتیں گی اگلی۔  
 ”ایسا کیونہ جو دلی تھی کہ دمکتیں گی اگلی۔“  
 ”ایسا کیونہ سب بکلہ مر رکھتے؟“ وہ دلارتا اپنے اکٹھا۔  
 اور انھل والوں میں سے ایک۔ اس کی طرف مستر چڑھاڑی ملے  
 ”بنیں۔“ تمہیر بھی لا فر تراستھاں کی۔ وہ اس کی طرف  
 حیدنے اس کی رانھل پر با تھوڑا دل دیا۔ اسی رانھل کا کوئی  
 کوئی سکنی اور پھر ایک بڑا سماجی نکالا۔  
 کے سر پر پٹھا اور در در سر کے کچھ سے سچھتے ہے۔ پہلے اس راضی  
 ”چھپے سرسی راست کا تناہی۔“ یہیں جو کہا۔

ایسا نہ ہے امازقا رکیے تھے اور یہ دیکھیں۔ لیک  
گول جیپ کے مالاڑو ہے کار کر کنی ۲۷  
کارکسیں پیش چاہو۔ ذکر مقرر یا اوس کے آدمی  
تھے پڑھ کر رانفل کی نال حسید کی بکسے نگاہی ۲۸  
آپ دیکھ دیں۔ یہ تھیں کوئی طبی کیا اور  
اس نے انہاری سے اپناٹ پھر لیا۔  
اپنی بات ہے جسیم اپنے صاحبوں سے بلا امورت  
تھے میں دشواری میں ڈال دیا ہے۔ تم لوگ اسے تلاش کرنے  
کی کوشش کرو، درد نکل اکر مجھے تو میں جانبی پڑے گا۔  
اس کے قبضن ساتھی پکڑ دیتے۔ روچ پاپ ایشن  
و گن میں پھرلی، اس کے دونوں ہاتھ سچ آدمی پیٹھے تھے۔ عینا  
تھے کارکسی بیکار کے دوسری طرف مورڈی۔ حسید بہترین ہی  
ہوتھلیں پکڑ دیتا تھا۔ پھر سے تاگواری طرح تھی۔  
کیا نکراں کر جائے؟ ذکر اکلی سیٹ سے سرے یا۔  
ان مرد و زوجین کی جان کو رہا ہوں یعنی لاکھوں  
پر مرد چکیں ہی طرح گرتی ہیں۔ آخر اس موٹے حق تھلیں  
کی سکھا ہے؟

”تم اسی ریشت کے انجام رج ہو۔ تم پواس کی ذمہ داری  
عامدہ حقوق ہے۔“ فائدہ لولا۔  
”کی قوانینہ ایسے انجام رج ہونے سے مجھے تو اب  
وہ مہنگا انجام معلوم ہوا ہے۔“  
”یہ طلب؟“  
”مطلوب واضح ہے۔ اگر مجھے انجام رج بھی تو اس کے  
ساتھ کیوں جانی؟“  
”اس یہ ہمگروہ بکواس کا مطلب ہے نہیں مجھ سکتا۔“  
”عقلمندی کا تقاضا ہے کہ مجھے نظر برخال نہ رکھے  
ورہ آپ کو ان بخوبی سے مجھ پا خود موصوف ہے پویں گے۔“  
”رشت آپ؟“ اس بازمیابی آغاز شناختی دی۔  
”اللہ تعالیٰ کا تک ہے۔“ حیدر نے ٹھنڈی سانس لی۔  
مارت کی پاؤں میں پیچ کر اسے گواری کے گماں لگی  
اور دلوں میں سے راغفل و کھاتے ہوئے اندر لے چلے جید  
سوچ رکھا کہ اس کے پاس سے روی الدین بھی آمد رہ گا اور  
جیسی تراجمیں بھی ادا پھر سوتا ہے کہ ذمہ داری اپنے  
ان سے مستحق ہی تھا اندر ہے میں نہ رہا ہو۔ اندر پیچ کر  
ڈاکٹرنے ایسے آدمیوں سے کہا۔“ اسے جی سے جاری دیں

خون آنسے پر اس نے سب سے پہلے فرمی کہ کوئا لاش  
کرنا چاہتا ہیں تاکہ اس کی بھرپوری تھی پھر اندر سے سالی رات قام کر کے  
کوشش کی مگر وہ جیسا نہ آپ سے اُنہیں سمجھ دیتی اور اُنہیں خلیت ہے۔  
جھکے کے کمی دوسرا فروغ سے اس سے میں لفڑک رہنا نہیں  
چاہتا تھا۔ قتاب پار راقم کے بزرگانوں کے اور دوسری  
سے اسی کی اولاد آئی اور پیر محمد کی اولاد پیغمبر ان کو سمجھ کر  
”اللہ کا شکر ہے کہ تم نہ تو بہر۔ میں نہیں سلسلے میں معاف  
قریحہ گھول“

”دہ کمال مل گئے تھے؟“  
”ایڑک تو تھے جس پر گھوڑا آ راتھا۔ کل بھرے  
مے تھے بنتے تھے جسرا اخنا کامکار تھم ہر جا نہ کامیابی  
کے تھے۔ تھے شہر کے سارے کامکاروں کو وہ لامبا خردی۔

چپ چاپ رہو۔ خونی بیٹھنے لگیں کہ کاروہ روئی حردی  
بیٹھنیں صخراں اتھی جویں جی بیمار ہے تھے کہ تم مکھوں پرے ہے  
گڑ کرے ہوش ہوئے ہوئے نیشن اپیال کا یاں لگیں بتایا تھا۔  
جیسے اندرا کریا کہ فرمی تھا تم کو اپناتا کا پتا  
تھا ناما سب نہیں سمجھا۔ اس لیے اُس نے مردی کو کچھے فرم  
فرن کا سارا منقطع کر دیا۔ دیسے اس انگلکار کے بعد وہ ملنیں ہو  
کی اس کا فرمی تھا جو وفا مافت بے لین کو دیکھتے۔ وہ  
بے چارہ۔ پتا نہیں اس کا کیا حشر ہوا ہوا۔ اس کے سارے  
تھے بھی تو روہ لگائیں کاٹ سکا تھا۔ آخرًا سے ان لفڑی میڈھا  
دیسے کی سی مزورت تھی۔ سو پتے سوچتے اسی کا سر پکرانے  
لگا اور دعا یا۔ یاد پڑھ لگتی مینڈ سوگ۔ دودھ مانی گئی تھے بعد وہ  
خود میں ایسا کا حق اور سب سے پہلے کرشمہ تھی پر نظر تھی۔ تھا۔  
”خدا کا شکر کے کنم اپ بھڑے سے بے ابر کو فرمی بول۔“

میکن وہ فیکٹریست  
”تھیں مُن کر سمت ہو گی کہ اس کے جنم پر عالمی گی خوش  
بھی نہیں آئی۔ اسی نے بتا تھا کہ اسے بجا نہ کے سلسلے  
میں دفعہ کیا ہوئے تھے“

توہ ڈاٹا مائیشٹ سے سب کچھ تباہ کر رہا ہے۔  
جیسے ہی درد یا ہر لگلے۔ ایک دم کا پھر پروازی محارت  
کام بندی پر حصہ دھیں ہوں گی کوئی دعویٰ کی وی مدد سے دم  
کچھ نہیں ہے۔ اس وقت ہمیز نے یہی مناسب بھی کام  
صرف نہیں کو نظر پیش رکھے کیونکہ دوسرے حال جان بچاتے کے  
لیے ہمارے یہی تکلیف ہے کی تو شکست کرنی۔ ظاہر طور پر اُسے کسی  
غیر مندرجہ راستے کا علم نہ ہو مگر کامیکٹ اس وقت اسے  
وہ ڈپلیکیٹ کیا دیا گی جسے کمال افتخار اور محروم ہی کی اختیار پڑے  
وہ بے جایت اس کرنسی مرف پہنچ دیا۔ ڈپلیکٹ خود کو  
تھوڑے سے آنکاد کر لینے کے لیے جلد جلد میں صورت نظر  
آیا۔ جیسے ہے پڑی پھر قیمت سے نیما کا چاقہ اپنایا جو وہیں فرش  
پزارے گیا۔ پھر جیھیت کروہ اس کے تربیہ پیشی اور نسبتے کا کام  
لٹکا۔ پھر ایک اور دو حصہ کا پھلا دو رقمی اس کے ہمیز بھسل سکتا  
ہے اسی کرنسے کی چھت نہیں ہے اُری۔ اس کا ذہن جنمی را درود ہوئی  
کی بلکہ اسی تقدیر ہے جا چلا ایک اور پھر مکمل تاریکی۔

”غیت ہر بے کار اس قسم کی راڑ کے یہ پیکار گھٹے۔  
کوئی نکلے پس سامنے پڑے کرنے نہیں ہے۔ اس یہ آخڑی کھینچی  
پکڑ زیادہ سی ہر جا چاہئے۔“

”تمہارا دامخ تو ہیں خراب ہو گی؟“  
”کیا تم درجن نے نہیں کیا؟“ بی راڑھائی گن کو جیش  
دے کر پول۔

”د و دو فر اُتھے ہی تھے کہ تباہی میں۔“ قائم سوتا  
”بی راڑھائی معلوم ہوتا۔“

بی روز بی خال دست سے بلوکی "بی راؤ مسکرا یا ایسا" وقت کر کل فریبی کی تقدیر اعلیٰ سے خاطب ہے: "اور" ذکر جگہی مٹھیں پھینج کر گئی یا ہوتا گئی کیونکہ پروانے کی نظر فریبی پر چلا گئی دی لیکن اس سے قبل بی افروزان کے دروس ان انجام اتھا۔ تباہ کا اخراج ایک بارہ غسل کیا اس نے محمد پر حکایت کیا۔ عید فل قلی شہزادی و درستی می خلا ہاتھ دل بی پر پڑا ہوتا۔ اس نے شہزادی کلائی پڑھی اور دشمنی سے اپنی کرمائیں باخت سے اس کے بالوں پر چھپا ہمارا۔

ڈیکھئے اندر کو فرمی ہی پوچھیں کہ دروازے تیز  
چلنا گا۔ لہائی تھی جو اندر سارے فرمی ہی تو اس کے ڈیکھے چھٹے  
تھے اور جو حیدر سے تھیں تو مگر تھیں۔ چیخا تو اس کے باقاعدے نقل  
گی خالیں رہ کر ہزار باری طرح حیدر سے جوچی بڑی تھی۔  
مشکل ہے۔ خلک ہے۔ حیدر ہر بارے ہم سے کہا ہے کہ جگہ اپلا۔  
تمہری سیڑی اور دے بے؟  
میں تمہیں پیس کر کر کھوں گی۔ تارہ ہا بیستی جھنپڑی بولی۔

کیا سمجھتے ہو؟ ”یہ تینیں بہت مغلدنہ سمجھتا ہیں۔ تم سر کاری کوہا  
کریمی اپنے جان پچھا سمجھتے ہیں۔ وحدہ کرتا ہوں کہ تمہیں یہ  
خوب گا۔“ رفعت نہای کرفت۔ دستیل پر انی اور اس نے سہر یاں  
اندازیں چیخ کر دننا شروع کر دیا۔  
”اے۔ اے۔ بالکل حق ہو۔ میں کہتا ہوں۔  
جیسا کہ ہو جائے گا۔ میں نے تو تم کے پیلے بھی کہا تھا کہ اکٹھا  
پر لعنت سمجھ اور جعلی میرے ساختہ۔“  
اپنے کام عمارت کے کسی حصے سے دھماکے کی آواز  
آئی اور پھر اس اسوس کو ہٹا جائیے پڑی عمارت ہی گزر جائے گی۔  
”جھاگا۔“ تیکا جھاگا۔ جھرجنی دروازے کی طرف پہنچیں۔

سائب اپنی کھالِ موئی کریں گے اور لوگوں میں سرحدا نہ ہوئے  
ہستوں کی فرج ہمارے کام آئیں گی :  
”بھائی لوگوں میں سے کوئی کام بیجا ہختا ہے؟“ اُور کے  
لیے میں بے اعتباری تھی۔

میں نہیں جانتی اور اس تھا سوش ہر یہ جانتے کہا  
اور رواں سے جیل کی جیسا انور کو محکوم سے جا رہا تھا۔ آخر اس  
تھے مفتریہ کیلئے میں بوجھا۔

”آپ کس سوچتی دعا ہیں؟“  
 ”کشتوں کی طرح چیل قریب کرنے والی نور ملزی میری ہی  
 دریافت تھی اور میکن تھی اُمّے پکڑدا کر کر مصائب کے  
 حوالے کیا تھا؟“  
 ”تو یہ محبت تھا یہ لانگھنی ہے؟“

"اور جس وقت وہ نو مردی پڑی کی تھی اس کے حجم سے ایک چھتری ساخن دار کار سروی کی را بیندر صائم را خدا جس میں آئٹھے ملی تھیں کی خوبی کا پیدا ہوئی تھی۔  
”تمہارا ملی تھی دو نو مردی؟“

"اپنی املاٹ کے ایک مستور ملائتے میں ہبھاں دیوار  
شیش بنا یا جارا سے ہے  
مکب سے یہ پکڑ جان رہا تھا؟"  
ترسیا ایکساہ ہے  
اس وقت مجھے تھا ری شکل نہ مردہ ہی بھی کی سی لگ  
جی سے "محمد فاروقی کو نہ سمجھتا تھا اولوا

بھی ہے۔ میڈیا پر روزگار سماں ہوا جو ایسا۔  
انتہے میں بخیر چلتا آئی۔ اس باری رائی اس کے ساتھ  
تھا۔ اس نے شاید اگن بخی میں دیوار کی خی رینیتے ان دو قلوب  
کو محروم یا اور بی رائیتے انہیں کو کہ کرے اُنکے پلے کلکھ کلکھا۔  
۱۵ اکیش سیڑھیں آئے۔ ڈیلکٹ ایک میرز رخت پر

لے پیج سرسری ایت سرپیچ پر  
ظڑا۔ با۔ اس کا جسم جوڑے کے تمدن سے جکڑا ہوا تھا۔  
بیچھوڑا۔ یہی رافتے دو کروں کی طرف اشارہ کر  
کہا جو تربیت اسی پڑی تھیں پھر اس نے نہیں کہ  
فکار وہ دوسرا میرے بھی بتا کرے۔ فاکر چکری ڈبلیٹ  
کے جسم سے خون لکھنے کی تیاری کر رہا تھا۔ یہی رافتے اسے  
کافی تھا کہ اشارہ کی۔ تینا دوسرا میرے تیار کر جی تو اس نے  
سیدوار اخوت کو می خطاں کر کے کہا۔ ”اب قدم دوڑن۔ فاکر چکری  
لاؤں میرے پیش کروں اس کا جسم تمدن سے کس دور  
کی طرف ہے؟“ فاکر ڈبلیٹ رفتگی ایسا۔

بھجو تاریخاً

"ہاں سعید صاحب - ادی جب درندگل پر اتر آتا  
ہے تو جانوروں سے کچھی بڑی سوچ جاتا ہے۔ کیونکہ کسی کوئی  
کوہ مدرسے کے کام کا لکھنوت کا حکمت دیکھا ہے؟"  
"چلکری کا کب ہے؟"

"اپنے پورے کا روایار سیست فنا ہے۔ بلے سے  
اس کی کچھی بڑی لاش میرا بدھوئی ہے۔ صرف نینا اور کلا را ہی  
ہاتھ لگاں سکیں۔ وورسے ملازمیں اس کے مطابق اور کچھی نہیں  
جاتے تھے کہ ڈکٹر چلکری سائنس کا زیرخالا تھا اور  
ان کی کھالیں ایکسرٹ رہتے۔ حکومت سے ایسا تھا  
اور اتنا ذی اثر تھا کہ مسلم حالات میں اس پر باقاعدہ ان خوار  
ہو جاتا۔ اسی لیے اتنے پاپیلے پڑے تھے۔ مراپا ایک  
کو برائی تھاں پر ہوگی جو اور اس لیے ساختے کی تھے تو اکثر  
کی تھی کہ کامیں بھیتیت مارکزیدہ کچھ وقت اور سے کچھی حقیقت  
یہ کہ شکل آسان ہوتے ہیں قائم ہی کی حققت کام ہی  
تھی۔ کلا کا برقت باقاعدہ جانا ہے حد سودمندیابت ہمہ۔"

"سیستھ کام کیا یقین تھا؟"

"کچھی نہیں۔ وہ صرف اسکلپرے اور کئی قسم کے  
ادارے فی قانون طور پر کام کر کے ہیں۔ وہ چاروں بعد  
وہ ہمیں جیل ہی میں نظر آئے گا"

سعید پاپیٹ میں متکہ ہو جئے کہ چھی کی درخواست کروں گا۔ کیا  
خیال ہے؟"

مُنْزَرِ مُنْزَر۔ میں سوچ رہا ہوں کہ تمیں کچھ دلوں  
کے لیے نکلے ہے۔ باہر سمجھو اگوں ہوں۔

سعید نے مسکرائے کی تھی، لیکن پاپیٹ  
پر چڑھے ہوئے پلا سڑتے اس کی امانت نہ دی۔

تمل بگا تو ذہن میں پھر وہی خلش بیدار ہونے لگی اور اس  
کے انشا پر فرمی تھی کہ۔ "اگر قائم کو راستہ لے جاتے تو  
عالیات میں قابو ہے۔ باہر ہو جاتے۔ وہ حقائق ہیں  
تھے کہ لکھنوت کے ساقط بھاگ ٹکری ہمی تھی۔ دراصل وہ  
اس سے ہم لوگوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا تھا  
اوچلکری کی ہدایت پر اس نے قدم اٹھایا تھا لیکن تین تھے  
انہیں راستے میں روک لیں۔ لیکن ملبدی تو سی ہمی تھی اور  
سے کہ ڈکٹان ٹرک ہو کر دیا تھا۔ اس نے کسی فی راڑا کا دکر  
کی تھی۔ ڈکٹلکری سے روانہ نہیں کے ذریعے رابطہ تھا اور  
رہتا تھا لیکن چلکری سے کہی ملا ہیں تھا۔ اس کے پیغامات  
سرحد پارے آتے تھے:

"چلکری نے اسے سہلے کچھی نہیں دیکھا تھا۔" سعید  
نے پوچھا۔

"میں۔ اسی لیے مجھے فی راڑنے میں آسفانہ ہوئی تھی۔"  
"چلکری تھا؟"

"اٹنی خوار کی سماںگاں۔ میں ہمچوڑک اس نے تون سے  
ایک اسی غذا تارک جاتی تھی جسے کھا کر ساپ اپنی کھال ملنے  
کرت تھے اور موڑیاں ایسا مزاج میل دیتی تھی۔ لیکن پاپیٹ کو  
کی طرح سرخ زدنی کرنی پڑی۔ جب افسر کے ہاتھ ایک اسی  
بوڑی کی تو بھے نازی جو سب کے ایک سانشہ کا کام  
یاد ہیں تھے ہمہ دیوں کے خون سے اسی کی ایک چلکری  
تیار تھی۔ پہچال اسی بوڑی کی دریافت کے بعد ہمیں یہ  
ایک انفارت نے تھے اطلاء دی کہ اسدار اگر فکر کریں  
لوہے کے ڈرمن کی ٹھیکی تکلیفی میں اور سرحد کے ایک قبی  
علالت میں ڈوادی جاتی ہیں۔ اسی انفارت کی مارکزیدہ کے  
بارے میں ہمیں سچے سچے میں تباہ ہوں اور اسے بات پوری  
طرح ملکی ہی کے کوئی ڈکٹلکری دیتا ہیں کوئی سچے  
سے ڈسرا تھا، جو زبردی سے بہت ہوتے تھے پھر اسیں علاج  
کے بھائے اپنی بچرے کاہمیں احتلا جانا اور اسے ہوش کر کے  
اُن کے ہمراں کا زندگی دترخون بیوی اور تماقہ۔ پہچال اس  
نے چند نو موڑیوں پر اس کا بچرہ کیا تھا۔ اُن کے باعث تھے والی  
لوڑی اُنھی میں سے ایک تھی اور اس نے کچب کے پتھرے  
سے کلکر چلکری کی بچرہ کاہمی کا رخ کیا تھا۔ اسی لیے دو قسم  
کو روک لگی۔

متوہہ مردوں ہمارا خون سرحد پار کی موڑیوں کے لیے